ماہنامہ خالد ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارویں سالانہ تربیتی کلاس

۱۳۵۰ ہش
۱۹۷۱ء

امتحانات کیلئے صفحہ ۲۵ پر نظر ڈالیں
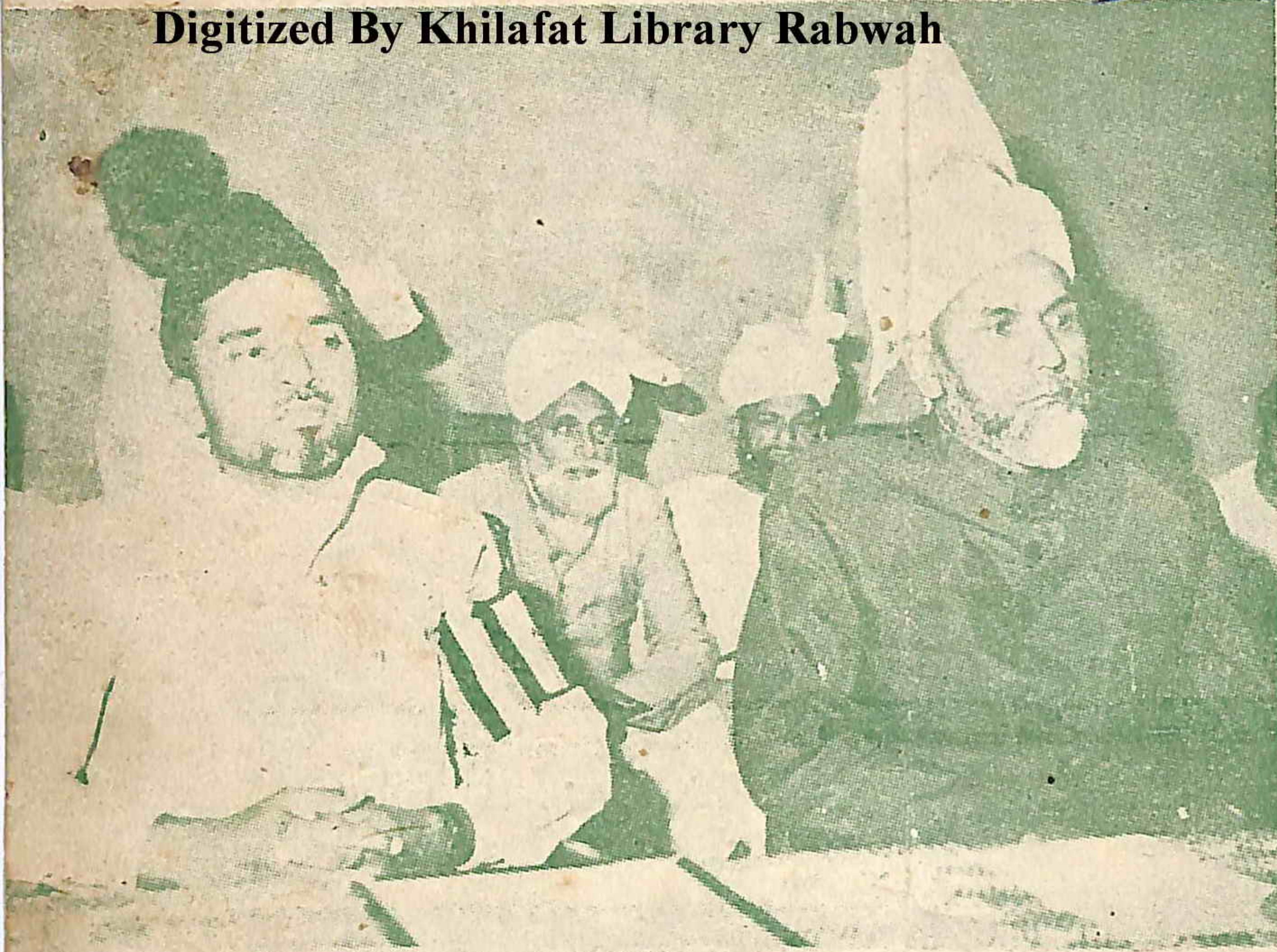
افتتاحی تقریب کے موقعہ پر

مہمان خصوصی محترم مولوی عطاءاللہ صاحب کلیم سیکرٹری حدیقۃ المبشرین

محترم چوہدری حمیداللہ صاحب ایم - اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتھ
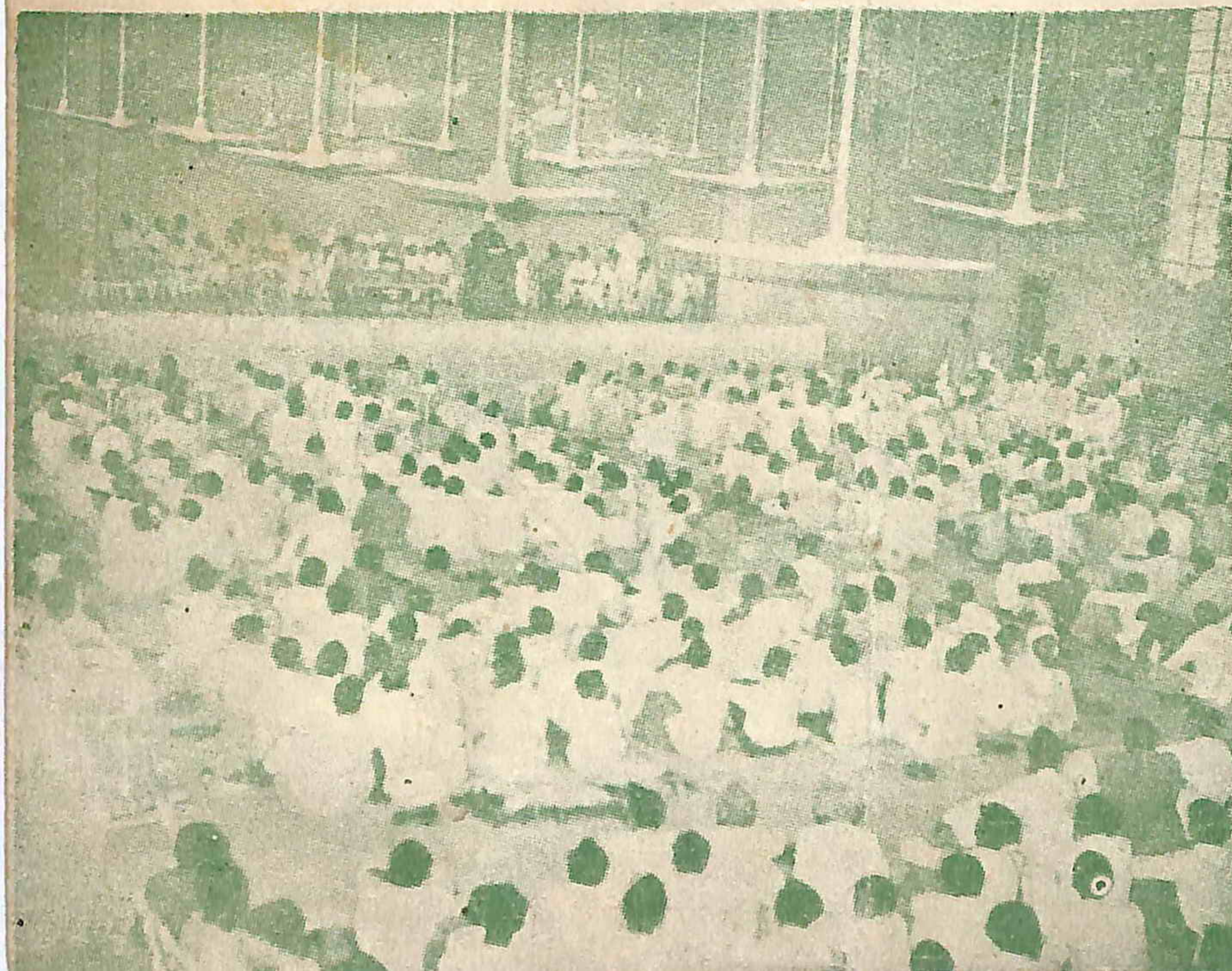
تربیتی کلاس کا افتتاحی منظر

جون ۱۹۷۱ء
احسان ۱۳۵۰

ایڈیٹر
سید عبدالحی شاہد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔"

(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعودؓ)

جلد ۱۷ | احسان ۱۳۵۰ھش ؍ جون ۱۹۷۱ء | شمارہ ۴

فہرست

چندہ سالانہ	چھ روپے
فی پرچہ	ساٹھ پیسے
بیرون پاکستان بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۰ روپے
" " " بحری "	۹ روپے

مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت :۔ دفتر ماہنامہ خالد
دار الصدر جنوبی ربوہ

اداریہ

مرکزی تربیتی کلاس

یہ امر انتہائی خوشکن ہے کہ امسال منعقد ہونے والی مرکزی تربیتی کلاس میں مجالس نے اپنے نمائندے بھجوانے میں اچھی کوشش کی ہے۔ اعداد و شمار سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آج سے پانچ سال قبل منعقد ہونے والی تربیتی کلاس سے نمائندگان کا اضافہ چار سو فیصد اور نمائندگی کے لحاظ سے مجالس کی تعداد میں قریباً آٹھ سو فیصد کا اضافہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک لیکن ابھی مزید کوشش کی بڑی گنجائش ہے۔

تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام کو مرکز میں آکر جماعتی نظم و ضبط کے تحت اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔ مرکز کے اداروں سے تعارف، بزرگان سلسلہ کی صحبت اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور کلمات سُننے کے علاوہ خدام کو ابتدائی دینی معلومات سکھائی جاتی ہیں۔ پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدگی کے علاوہ قرآن کریم، حدیث، فقہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور علمائے سلسلہ کی تقاریر سے استفادہ کا موقعہ ملتا ہے۔ مسجد مبارک اور بہشتی مقبرہ میں دعاؤں کا وقت ملتا ہے اور مرکز سے وابستگی بڑھتی ہے۔ ان فوائد کے علاوہ تربیتی کلاسوں کا سب سے بڑا مقصد وہ ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ۱۲ سال قبل پہلی تربیتی کلاس میں شامل ہونیوالوں کو بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

"یاد رکھیں کہ اس کورس سے ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم تیس چالیس خدام کو ٹریننڈ کریں یا ہمیں صرف تیس چالیس خدام کی ضرورت ہے بلکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ جس خادم کو اس کے لئے بلایا جائے وہ آگے دوسروں کو سکھائے اور کوشش کرے کہ آئندہ سال زیادہ خدام اس کورس میں حصہ لیں ۔ ۔ ۔ ۔ پس یہاں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے علاقہ میں جاؤ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کرو۔ تبلیغ کرو اور کوشش کرو کہ مرکز کی آواز کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ پس اپنے اندر ایک آگ پیدا کرو، اپنے اندر ایک سوزش اور جلن پیدا کرو جس کے نتیجہ میں تم میں سے ہر ایک مالی قربانی اور تبلیغ کے لئے تیار ہو جائے۔ اور تمہارے یہاں پڑھنے کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب تم باہر جا کر یہی سباق دوسروں کو سکھاؤ، ان کو خود بھی یاد رکھو، ان پر عمل کرو اور دوسروں کو سمجھاؤ اور ان سے عمل کروانے کی کوشش کرو ۔ ۔ ۔ ۔ یہی کام ہے جس کے لئے تم یہاں بلائے گئے ہو اور یہی وہ کام ہے جس کو تمہیں ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اگر تم نے یہ کام کیا تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے"۔

(خطاب فرمودہ ۷ رنومبر سنہ ۱۹۵۹ء)

قسط دوم

دُعا اور اس کے آداب

(مکرم و محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ :- "یہ جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتدا بھی دعا سے ہی کی ہے اور پھر اس کو ختم بھی دعا پر ہی کیا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا...... یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔"

دراصل حضور کا اشارہ سورۃ فاتحہ اور آخری سورۃ کی طرف ہے۔ چنانچہ ہم جب ان سورتوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی بیان فرمودہ تفسیر کی روشنی میں غور کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل آداب دعا سے ہمیں واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

پہلا ادب دُعا کا پہلا ادب "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا کرنے والا ہاتھ اُٹھاتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد سچے دل کے ساتھ بیان کرے تا اسے یہ معلوم ہو کہ اس کا معبود کس حسن و احسان کا مالک ہے اور کتنے بڑے خزانے اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ کتنی عظیم ہستی ہے جس کے آگے اس نے عاجزی، شکستگی اور درماندگی کے ساتھ ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اب بندہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر غور کرے گا اس کے دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا خوف پیدا ہوگا جس کے نتیجہ میں وہ اپنی درماندگی و بے چارگی سے واقف ہو کر ابلاء و استکبار سے کنارہ کش ہو جائے گا اور اُسے وہ تذلل اور عاجزی میسر آئے گی جس کے بغیر انسان فیضانِ الٰہی سے بوسیلۂ دُعا حصہ نہیں پا سکتا۔ اور جب اُسے یہ علم ہو جائے گا کہ اللہ جمیع صفات سے متصف اور تمام نقائص سے منزہ ہے تو اس کے اندر امید اور یقین کی وہ کرن روشن ہوگی جس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوا کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَادْعُوْا رَبَّكُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا یعنی اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے دعائیں مانگا کرو۔

دوسرا ادب دوسرا ادب یہ معلوم ہوا کہ ہمارا خدا ربّ العالمین ہے یعنی تمام عالم اس کی پرورش کے محتاج ہیں۔ اسی طرح عالم جسمانی و روحانی کی بھی وہی پرورش کرتا ہے پس اگر میں کمزور اور سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں تو ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھ گنہگار کا رب بھی وہی رب العالمین ہے کہ جو قدرت رکھتا ہے مجھ جیسے گندے اور نالائق انسان کو اپنی ربوبیت کے سدقے طرفۃ العین میں پاک صاف کر دے۔ اور چونکہ عالم ارواح کا بھی وہی رب ہے

اس لئے اس پروردگارِ عالم نے رُوح کی پاکیزگی کیلئے دعا کو ہی وسیلہ بتایا ہے۔ پس چاہیے کتنی ہی عملی حالت کمزور کیوں نہ ہو اس ربّ العالمین پر یقین اور بھروسہ رکھا جائے کہ وہ اس حالتِ اسفل کو اعلیٰ حالت میں بدل سکتا ہے۔

تیسرا ادب پھر اس سے آگے فرماتا ہے کہ کہو "الرَّحمٰن" کہ وہ رحمٰن ہے یعنی بن مانگے جود و سخا کرنے والا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے پہلے ہی وہ تمام سامان اپنی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں عطا فرما دیئے ہیں جن کی اسکے جسم و جان کو ضرورت تھی تو کیا اس نے اسکی روحانی زندگی کے لئے کوئی سامان نہ کیا ہوگا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کے اندر عشقِ حقیقی کی تڑپ رکھی ہے اس کا سامان بھی اسی صفت کے تحت محض اپنے فضل و کرم سے کر دیا ہے اور دعا کرنے والا خوب جانتا ہے کہ کمزور اور ضعیف انسان اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس کے فضلوں کو جذب نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی ایسے عمل کی توفیق پا سکتا ہے جو مقبولِ درگاہِ ایزدی ہو۔ اسلئے دعا کرنے والا درماندہ نہ ہو اور نہ تھکے ہارے بلکہ اس کی صفتِ رحمانیت سے حظ اٹھانے کے لئے اس کے در پر جھکا رہے۔

چوتھا ادب چوتھا ادب صفتِ رحیمیت میں جلوہ گر ہے۔ فرمایا تمہارا خدا "الرَّحِیْم" ہے یعنی سچی محنت کا بدلہ دیتا ہے اور بار بار رحم فرماتا ہے۔ پس تم ہاتھ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھو بلکہ جد و جہد اور کوشش کرو۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر افتاں و خیزاں قدم زن رہو۔ اپنے دلوں میں خلوص اور صدق پیدا کر کے نیک اعمال بجا لاؤ اور اخلاقِ سیئہ سے اپنے تئیں ہر دم بچاتے رہو۔ تب تم صفتِ رحیمیت کے تحت اللہ تعالیٰ کے انوار سے متمتع ہو گے۔

پانچواں ادب "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن" کی صفت میں پانچواں ادب پنہاں ہے یعنی فرماتا ہے کہ وہ خدا جزاء و سزا کے وقت کا مالک ہے۔ اس دنیا میں بھی تم اس کا نمونہ دیکھتے ہو لیکن کامل جزا اور سزا قیامت کے دن سے متعلق ہے۔ جب انسان اس پر غور کرتا ہے کہ ایک دن اس نے اپنے ربّ کے حضور حاضر ہونا ہے تو اس کے اندر وہ حقیقی ندامت پیدا ہوتی ہے کہ مومن کا دل پگھل کر پانی کی طرح بہنے لگتا ہے اور اس کی رُوح رَبِّی، رَبِّی پکارتے ہوئے آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے۔

چھٹا ادب اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ تمام کثافتیں بہت حد تک نرم پڑ کر ڈھلنا شروع ہوتی ہیں اور عبودیت کا رنگ چڑھنا شروع ہوتا ہے تب ایک سعید انسان صدق دل کے ساتھ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" کا نعرہ بلند کر کے اپنے عبودیت کے مقام کو سمجھتا اور اس کا اظہار کرتا ہے اور اپنے معبودِ حقیقی کو شناخت کرتے ہوئے اس کی پرستش کو لازم کرتا ہے۔ یہاں یہ ادب سکھایا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ تمہاری مدد نہ کرے تم اس صاحبِ صفاتِ کاملہ اور مبداء فیض کے سچے پرستار بھی نہیں بن سکتے

اس لئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے ساتھ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بھی کہو! یعنی بے شک تُو ہی ہمارا معبودِ حقیقی ہے پس اے ہمارے معبود! اے ہمارے مطلوب! تُو ہمارا ہتھیار بن اور ان بُتوں کو خود اپنے ہاتھ سے توڑ ڈال جو ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہیں کہ تیری مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ ہم ان بُتوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

ساتواں ادب

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ میں دعا کا ساتواں ادب سکھایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اے خدا تو ہمیں صراطِ مستقیم دکھا اور پھر ہمیشہ اس پر قائم بھی رکھنا۔ اُس راستہ پر جس پر ہم سے پہلے لوگ چل کر تیرے انعامات حاصل کرتے رہے لیکن ان لوگوں کے راستہ سے بچانا جو مغضوب اور ضال ہو گئے۔ تو ان آیاتِ مبارکہ میں بلند رُوحانی ترقی کے مدارج کے حصول کی ترغیب دلائی ہے کہ نعمتِ نبوت، نعمتِ صدیقیت، نعمتِ شہادت اور نعمتِ صالحیت طلب کرتے رہو۔ چونکہ ہم ربّ العالمین ہیں اس لئے ہر عالم، ہر زمانہ اور ہر قوم کی ربوبیت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے زمانہ اور پہلی قوموں پر تو ہم نے انعام و اکرام کئے ہوں اور اب یہ دروازہ بند کر دیا ہو۔ بلکہ تم صدق سے مانگو تمہیں بھی دیا جائے گا کیونکہ اگر ہم نے نعمتوں کے دروازے بند کر دیئے ہوتے تو پھر ہم تمہیں کیوں سکھاتے کہ پنجگانہ نمازوں میں بڑے التزام کے ساتھ ہم سے وہ تمام انعام و اکرام طلب کرو جو تم سے پہلے لوگوں کو عطا کئے گئے ہیں۔

دُعا کی فرضیت اور اسکے چار اسباب

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خداوند تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ تا دُعا کے قبول ہونے اور مُراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ (۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شاملِ حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ (۴) چوتھے یہ کہ اگر دُعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین، اور یقین سے محبت، اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فلسفۂ دعا اور آدابِ دُعا کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ✦
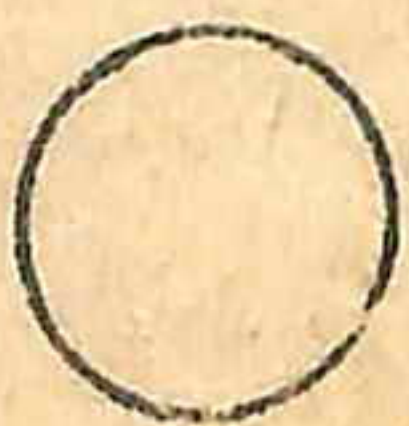
أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا

(جناب فیض چنگوی)

بڑے تُند طوفان آتے رہے ہیں گرجتے رہے اور مچلتے رہے ہیں
مگر ہم نے کچھ خوف کھایا نہ سہمے، بفضلِ خدا آگے بڑھتے رہے ہیں

کہیں ہم کو گم کردۂ رہ بتایا، کہیں کفر کا ہم پہ فتویٰ لگایا
اگرچہ کلامِ مجید اور نمازیں شب و روز ہم لوگ پڑھتے رہے ہیں

پہاڑوں، چٹانوں، بیابان و صحرا، فضاؤں نے اور ریگزاروں نے دیکھا
کہ باریک سُوتے کدھر سے جو پھوٹے وہ دریا کی صورت بدلتے رہے ہیں

بشوقِ کمالِ عداوت گو دشمن سرِ راہ کانٹے بچھاتا رہا ہے
پہ راہِ وفا سے گزرنا تھا جن کو وہ کانٹوں پہ چل کر گزرتے رہے ہیں

بڑھو ان کو پکڑو، نہ جانے دو روکو، مخالف پکارے اِدھر سے اُدھر سے
بہت غل مچایا، کیا حشر برپا، مگر قافلے آگے بڑھتے رہے ہیں

گو رکاوٹ سے بادِ مخالف نے بخشی تب و تابِ پرواز میں اور تندی
عدو نے بڑھائی ہیں جتنی کمندیں، ہم اُتنے بلند اور اُڑتے رہے ہیں

عداوت و مکر و جفا کاریوں کے مقابل یہ تدبیر آتی رہی ہے
خدا نے تدبّر سے ہم کو نوازا جہاں لوگ پہلو بدلتے رہے ہیں

زمیں کے کناروں تلک ہم نے جا کر مسیحا کا پیغام سب کو سُنایا
بکھیرے جزیروں میں بھی راگ شیریں فضاؤں میں بھی گیت بھرتے رہے ہیں

ذرا غور کر کے عدو نے جو دیکھا کھُلا اُس پہ رازِ حقیقت ہمارا
کہ بڑھتے رہے ہم اِدھر رفتہ رفتہ، مخالف اُدھر روز گھٹتے رہے ہیں

ہمیشہ یہ دیکھا کہ منزل نے بڑھ کر ہمیں فیض اپنے گلے سے لگایا
کہ جب حق تعالیٰ کا ہم نام لیکر کسی سمت گھر سے نکلتے رہے ہیں

سیرت صحابہؓ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(یہ مقالہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے شبینہ اجلاس منعقدہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا گیا تھا ـــــ (ادارہ)

ـــــ (مکرم غلام احمد صاحب خادم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ـــــ

ظہور اسلام کے وقت عرب کے مقامی باشندوں میں حسب و نسب کا غرور اوج کمال کو پہنچ چکا تھا جس کی وجہ سے عدم مساوات اور ظلم کا دَور دورہ تھا اور بے بس اور بے کس غلام تو ظلم کی چکی میں پس رہے تھے عین اس وقت دنیا نے مصائب و آلام اور ظلم و ستم کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں سے ایک نہایت روشن اور حسین نور دیکھا اور ایک پیاری اور دل موہ لینے والی آواز کو سُنا جو یہ تھی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ

(حجرات : ۱۴)

"اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا۔ لیکن یہ تقسیم صرف آپس میں تعارف کے لئے ہے ورنہ اللہ کے نزدیک تم میں سے معزز تو صرف وہی کہلائے گا جو سب سے زیادہ متقی ہو گا۔"

یہ وہ اعلانِ عام تھا جس نے کالے اور گورے، آزاد اور غلام، حاکم اور محکوم، عرب اور عجم کی تمیز کو یکسر مٹا دیا اور دنیا نے حقیقی مساوات کا پہلی مرتبہ مشاہدہ کیا۔

یہ قرآن کریم کی تعلیم کا اثر ہی تو تھا جس نے صدیوں کی سوئی ہوئی رُوحوں کو جھنجھوڑا۔ یہ سعید الفطرت رُوحیں اسلام کی زندگی بخش تعلیم پر فدا ہونے کے لئے تڑپ اُٹھیں۔ ہاں اُن رُوحوں میں سے ایک رُوح بلالی بھی تھی جس نے غلاموں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور اس قبولیت کی پاداش میں ظلم و ستم کے خوفناک اور مہیب طوفانوں کا سامنا توحید کا علم لئے اور اَحَدٌ اَحَدٌ کا فلک شگاف نعرہ لگاتے ہوئے کیا اور استقامت کا وہ عظیم نشان نظارہ پیش کیا جو فوق الکرامت تھا۔ آج بھی جب حضرت بلالؓ کا نام زبان پر آتا ہے تو ہر مسلمان کا سر فرطِ عقیدت سے جھک جاتا ہے اور زبان رضی اللہ عنہ کا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔ یہی وہ عظیم شخصیت ہے جسے اُسکے ایمان، اخلاص، مروّت اور عشق کی بنا پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا مؤذن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کا نام "بلال" کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عبد الرحمٰن
تھی۔ والد کا نام "رباح" اور والدہ کا نام "حمامہ" تھا۔
اسلئے ابن حمامہ بھی کہلاتے تھے۔ آپ کا رنگ گندم گوں
سیاہی مائل تھا۔ جسم دبلا پتلا، سر کے بال گھنے اور لمبے
تھے۔ رخساروں پر گوشت بہت کم تھا۔ اس حلیہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ خالص حبشی نہ تھے۔

والدہ حبشہ کی رہنے والی تھیں لیکن والد سرزمینِ
عرب سے تعلق رکھتے تھے۔ محققین نے لکھا ہے کہ وہ حبشی
سامی نسل سے تھے۔ لیکن قدیم زمانہ میں سامی اور عربی
قبیلے افریقہ میں جاکر آباد ہوگئے تھے۔ وہاں انہوں نے
مقامی باشندوں سے سلسلۂ ازدواج قائم کیا جس سے
ان کے رنگ تو اصل افریقہ کی طرح سیاہ تھے مگر چہرے
کے نقوش ان کی طرح نہیں تھے۔ بعض لوگ غلام بنا کر
عرب لائے گئے۔ چونکہ ان کا رنگ سیاہ تھا اس لئے
عرب انہیں حبشی ہی سمجھتے تھے (بلالؓ از عباس محمود العقاد)

حضرت بلالؓ مکہ میں یا بعض روایات کی رُو سے
"سراۃ" میں پیدا ہوئے۔ "سراۃ" یمن اور حبشہ کے قریب
ہے جہاں مخلوط نسل کثرت سے پائی جاتی ہے۔ آپ کی
پرورش مکہ میں قریش کے مشہور قبیلے بنو جمح میں ہوئی۔ یہ
عجیب اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں
مؤذن بلالؓ، ابو محذورہؓ اور عمرؓ بن ابن کلثوم نے مکہ
کے اسی قبیلہ میں پرورش پائی۔ ہو سکتا ہے کہ اس قبیلے کو
فطری طور پر حسنِ آواز سے کوئی مناسبت ہو جس کی بناء
پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ کے افراد کو اذان
دینے کے لئے مقرر فرمایا۔ علامہ سیوطی اپنی کتاب تاریخ الخلفاء
میں ایک حدیث لائے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں:
"المُلکُ فی القریشِ والقضاءُ فی الانصارِ
والاذانُ فی الحبشۃ" کہ سلطنت قریش کی اور
قضاء و عدل انصار کا اور اذان حبشہ کی۔ اور اس میں
کیا شک ہے کہ اہلِ افریقہ کی آواز میں ایک سوز اور
ترنم ہے۔

حضرت بلالؓ بنو جمح میں امیہ بن خلف کے غلام
تھے۔ وہ آپ پر بہت ظلم کیا کرتا تھا۔ اسلام قبول کرنے
کی پاداش میں آپ پر انتہائی روح فرسا اور انسانیت سوز
مظالم توڑے جاتے اور پاؤں میں رسی باندھ کر مکہ کی
پتھریلی زمین پر گھسیٹا جاتا۔ شدید گرمی میں آپ کو ننگا کرکے
تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیتے اور پتھر کی وزنی سلیں آپ پر
رکھ دیتے اور شدید تکالیف پہنچا کر "لات و عزیٰ" کی
خدائی تسلیم کرانے کے لئے مجبور کرتے لیکن حضرت بلالؓ
نے انتہائی ثابت قدمی اور استقلال کا مظاہرہ کیا۔ اس
عاشقِ صادق اور محبت و وفا کے پیکر سے اَحَدٌ اَحَدٌ
کا نعرہ بلند ہوتا اور سکوتِ آسمانی کو چیرتا ہوا عرشِ
عظیم تک جا پہنچتا۔ امیہ آپ کے گلے میں رسی ڈال کر
قبیلے کے لڑکوں کے ہاتھوں میں پکڑا دیتا اور وہ بلالؓ
کو گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے۔ وہ ظالم اس پر بھی بس نہ کرتے
بلکہ گائے کے تازہ چمڑے میں لپیٹ کر دھوپ میں ڈال
دیتے مگر سرزمین افریقہ کی یہ مقدس روح اپنے عزم کا اظہار
اَحَدٌ اَحَدٌ کے الفاظ سے کرتی۔

خدا کی راہ میں حضرت بلالؓ نے ان شدائد کو ہمیشہ
یاد رکھا اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

مَا لِبِلَالٍ ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ
وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمٍ جَبِينُهُ

"اے بلال! اُس وقت کو یاد کر جب
کفار تجھ پر مکہ میں ظلم کیا کرتے تھے۔
یہاں تک کہ تیری پیشانی خون سے تر ہو جاتی۔"

تمام مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت بلالؓ کو مصائب و آلام سے چھڑانے والے حضرت ابوبکرؓ تھے۔ آپ نے جب اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک فریفتہ اور عاشق روح کو ظلم و ستم کے طوفان میں گھرا ہوا دیکھا تو تڑپ اُٹھے اور ہر قیمت پر انکو بچانے کے لئے حضورؐ کے ارشاد کے مطابق گھر سے نکلے اور سات اوقیہ (قریباً تئیس تولے) سونے کے بدلے خرید کر آزاد کر دیا۔

بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ امیہ بن خلف نے جب قیمت بڑھانی شروع کی تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر تم سو اوقیے تک بھی بڑھاتے جاؤ تب بھی میں بلالؓ کو خرید لوں گا۔

آزادی کے بعد حضرت بلالؓ کو اُن مظالم سے تو چھٹکارا مل گیا جو بحیثیت غلام ان پر روا رکھے جاتے تھے مگر جو ایذا رسانیاں بحیثیت مسلمان تمام مسلمانوں سے روا رکھی جا رہی تھیں وہ اب بھی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھیں۔ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باذنِ الٰہی اپنے صحابہؓ کو مدینہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ حضرت بلالؓ بھی دیگر صحابہؓ کی معیت میں ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔ وہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئی اور ملیریا میں مبتلا ہو گئے۔

آپ مکہ کی مقدس بستی سے انتہائی محبت کرتے تھے۔ چنانچہ شدتِ بخار میں بھی یہ اشعار آپ کی زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتے تھے ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

"اے کاش مجھے علم ہو [illegible] ایسا وقت بھی آئے گا جب میں وادیٔ مکہ میں رات گزاروں گا اور میرے ارد گرد اذخر اور جلیل کی گھاس ہوگی۔ اور کیا کوئی دن ایسا بھی میسر ہوگا جب میں مجنہ کے چشمہ سے پانی پیوں گا اور شامہ اور طفیل کی پہاڑیاں میری نظروں کے سامنے ہوں گی۔

حضرت بلالؓ اور اذان

نماز تو مکہ مکرمہ میں ہی فرض ہو چکی تھی مگر اذان مدینہ میں شروع ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن زید خزرجی کو کشف میں اذان کے الفاظ بتائے گئے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے حضرت بلالؓ کو فرمایا جس طرح یہ بتاتے ہیں تم اونچی آواز سے کہتے جاؤ۔ ابھی حضرت بلالؓ نے اذان مکمل نہ کی تھی کہ حضرت عمرؓ دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے بھی ایسا ہی بتایا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحمد للہ یہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ (بخاری کتاب الاذان)
حضرت بلالؓ کو اس دنیائے آب و گل میں
پہلی مرتبہ اذان بلند کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اے کاش
بلالؓ کی آواز اس وقت محفوظ کی جا سکتی جب عرب کی
سرزمین میں اس مقدس روح نے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کی صدا بلند کی تھی۔
ایک یورپی مصنف Lafacadio
Hearn (لافکادیو ہیرن) حضرت بلالؓ کی
اذان کے متعلق اپنے تاثرات یوں بیان کرتا ہے۔
"بلادِ اسلامیہ میں سفر کرتے ہوئے اگر کسی مغربی
سیاح کو بلند و بالا میناروں والی کسی مسجد کے قریب ہوا
میں رات گزارنے کا اتفاق ہو تو صبح سویرے جب ساری
فضا پر کامل سکوت چھایا ہوا ہوتا ہے اسے ایک کیف آور
اور دلکش آواز سنائی دے گی جس کا ایک ایک لفظ اپنے
زیر و بم کے ساتھ اس کے دل کی گہرائیوں میں اترتا
چلا جائے گا۔ اور وہ ندا بلند کرنے والے کے سحر انگیز
ترنم سے مسحور ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ یہ وہ آواز ہے
جس کے ذریعے مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت کیلئے
بلایا جاتا ہے۔ یہ ندا طلوع آفتاب سے قبل فجر کی سحر رنگین
فضا میں ہی بلند نہیں ہوتی بلکہ اگلے روز صبح کے نمودار
ہونے تک چار مرتبہ سیاح کے کانوں کو یہ خوشگوار
نغمہ سنائی دیتا ہے ..... اگر ترجمان کو تاریخ اسلام
سے کچھ بھی واقفیت ہوگی تو وہ سیاح کو بتائے گا کہ
یہ آواز سب سے پہلے صحرائے عرب میں ایک حبشی غلام بلالؓ
بن رباح نے بلند کی تھی جسے پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے خادم ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ نے اس
کام کے لئے ہزاروں لوگوں کو چھوڑ کر صرف اسی غلام
کو مخصوص کیا تھا" ("بلال" از عباس محمود العقاد صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۳)

صحابہؓ کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ
حضرت بلالؓ ایسے خوش گلو تھے کہ ان کی اذان سے
مسلمانوں پر خشوع خضوع کی ایک پُر کیف اور خاص
قسم کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ جونہی ان کی آواز
فضائے مدینہ میں بلند ہوتی ہر شخص مسجد کی طرف دیوانہ وار
چل پڑتا۔

حضرت بلالؓ اور جنگ بدر

آپ جنگ بدر اور دوسرے تمام غزوات
نبوی میں شریک ہوتے رہے۔ بدر کی جنگ کو قرآن کریم
نے یوم الفرقان (حق و باطل میں تمیز کا دن) قرار دیا ہے۔
یہی وہ دن تھا جب ۷۰ صنادید قریش واصل جہنم ہوئے
ان مقتولین بدر میں امیہ بن خلف بھی تھا جس نے حضرت
بلالؓ پر ظلم کی انتہا کر دی تھی۔ امیہ کو اس کے ایک
مسلمان دوست حضرت سعد بن معاذ نے جنگ بدر سے
قبل یہ بتلا دیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ تم مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ چنانچہ جب
بدر کے میدان کی طرف کفار کے لشکر نے بڑھنا شروع
کیا تو ابو جہل نے امیہ کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے بہت
مجبور کیا تو امیہ کی بیوی نے کہا کیا تمہیں یاد نہیں رہا کہ
تمہارے اس یثربی دوست نے کیا کہا تھا۔ امیہ نے
کہا مجھے یاد ہے میں ان کو روانہ کر کے واپس آجاؤں گا۔

(بخاری کتاب المغازی) - لیکن حضرت بلال کے آقا کی پیشگوئی تھی - امیہ انکار کرتا کرتا بالآخر بدر کے میدان میں پہنچ گیا - اب حضرت بلالؓ کی امیہ پر جو نظر پڑی تو بلند آواز سے پکارے کہ اے انصار اللہ! یہ کفر کا سرغنہ امیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ کر جائے تو میں نے کچھ نہ کیا۔ اس پر مسلمانوں کی تلواریں اس ظالم کی طرف اٹھیں اور آن واحد میں وہ خاک و خون میں تڑپتا ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کر گیا۔ (ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۴۶۰-۴۶۱) - یہی وجہ تھی کہ اس کے قتل کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا ؎

هَنِيْئًا زَادَكَ الرَّحْمٰنُ خَيْرًا
لَقَدْ اَدْرَكْتَ ثَارَكَ يَا بِلَالُ

اے بلال تجھے مبارک ہو، خدا تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی سے تجھے نوازے آخر تو نے اپنا انتقام لے ہی لیا۔

یہ انتقام تو آپ نے صرف ایک دشمن اسلام سے لیا تھا مگر ایک اور حسین انتقام جس کا نظارہ دنیا نے پہلی بار دیکھا وہ ۸ ھ کو فتح مکہ کے دن وقوع میں آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ:-

"جو شخص خانہ کعبہ کے سائے میں آجائیگا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھ جائے گا وہ بھی امن میں ہوگا اور جو شخص بلالؓ کے جھنڈے تلے آجائے گا وہ بھی امن میں ہوگا"

کتنا حسین انتقام تھا! ...... پھر آپ نے فرمایا بلال! خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو۔ مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی چھت سے نہایت پیارے انداز سے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی صدا بلند کی۔

یہ بھی کتنا حسین منظر تھا۔ بلالؓ کی اذان گویا یہ اعلان تھا کہ اے لات و عزیٰ کی خدائی کے پرستارو! آج وہی بلال جس کو تم اسی مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے اور لات و عزیٰ کی خدائی منوانا چاہتے تھے یہ اعلان کرتا ہے کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

حضرت بلالؓ کی فضیلت

اللہ اور رسولؐ کے نزدیک حضرت بلالؓ کی فضیلت کا اندازہ اس ایک واقعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو فرمایا سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ الْجَنَّةِ۔ کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت کی سیر کرائی تو میں نے ہر جگہ تیرے پاؤں کی چاپ کو سنا۔ (بخاری کتاب المناقب عن المهاجرین مصری صفحہ ۲۰۹)

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ فرماتے تھے اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَ اَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِىْ بِلَالًا کہ ابوبکرؓ ہمارے آقا ہیں اور انہوں نے ہمارے آقا حضرت بلالؓ کو آزاد کیا۔ (بخاری باب مناقب بلالؓ صفحہ ۲۰۹)

عندلیبِ خوش نوا خاموش ہوگئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی میں حضرت بلالؓ اذان دیتے رہے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو شکستہ دل، بریاں سینہ، چشم پُرنم ہو کر سرزمینِ افریقہ کی یہ عندلیب خاموش ہوگئی اور اذان دینی بند کر دی۔

آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے شام کو جہاد کے لیے جانے کی اجازت طلب کی مگر آپؓ نے بلالؓ کو اپنے سے جدا کرنا گوارا نہ کیا اسلئے اجازت نہ دی۔

حضرت عمر فاروقؓ کا زمانۂ خلافت شروع ہوا تو حضرت بلالؓ نے پھر اجازت چاہی۔ آپ نے بادلِ ناخواستہ اجازت دے دی اور جب حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کا سفر کیا تو حضرت بلالؓ امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بلالؓ سے اذان کی فرمائش کی۔ جب مؤذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان کی شیریں صدا اللہ اکبر۔ اللہ اکبر فضا میں رس گھولتی ہوئی بلند ہوئی تو حضورؐ کی حیاتِ اقدس کا زمانہ نظروں کے سامنے پھر گیا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جس سے آنسو رواں نہ تھے اور حضرت عمرؓ تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور آنسوؤں سے داڑھی تر ہوگئی۔ (اسد الغابہ)

حضرت بلالؓ ابھی شام میں ہی مقیم تھے کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور فرمایا: "بلال! یہ کیا سنگدلی ہے، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم ہمارے پاس آؤ؟" آنکھ کھلی تو دل سخت غمگین تھا سواری کا انتظام کیا اور مدینہ کو عازمِ سفر ہوئے۔ سیدھے روضۂ مبارک پر حاضری دی۔

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو علم ہوا تو آپ کے پاس آئے۔ حضرت بلالؓ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کو سینے سے لگایا اور چومنے لگے۔ آپ نے حضورؐ کے نواسوں کی درخواست پر صبح کی اذان دینے کو منظور فرمالیا۔ جونہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان کی آواز مدینہ کی فضا میں گونجی تو تمام لوگوں میں اضطراب پیدا ہوگیا۔ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ پھر گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود تھے۔ آپ اذان کے الفاظ کہتے تو لوگوں کی شدتِ غم سے چیخیں نکل پڑتیں گویا کہ آسمان بھی رو رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ زار بلالؓ نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ کہے تو پردہ نشین عورتیں بھی بے چین ہو کر گھروں سے باہر نکل آئیں۔ آپ کی یہ آخری اذان تھی۔

وفات

۶۲ سال کی عمر میں آپ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ وفات کے وقت بیوی کو روتے دیکھا تو فرمایا کیوں روتی ہو مجھے تو ایک لمبی جدائی کے بعد کل اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے ملاقات کا موقعہ نصیب ہوگا۔

سرزمینِ افریقہ کی یہ مقدس روح دمشق کے وسیع و عریض قبرستان میں بابِ صغیر میں محوِ استراحت ہے۔ ٥

مرقد پہ تری رحمتِ حق کا نزول ہو
حامی ترا خدا اور خدا کا رسول ہو

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے جیسا کہ میں نے اپنے مضمون کے شروع میں عرض کیا تھا کہ انسان بعض اوقات اپنے آپ کو دوسروں سے اشرف و اعلیٰ دیکھنے کے لئے اخلاقی اقدار اور شرفِ انسانی کی حدود کو پامال کرنے سے ذرا بھی دریغ نہیں کرتا۔ آج جب ہماری نگاہ سرزمینِ بلال ؓ کے مکینوں کی طرف جاتی ہے تو ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ ایک طویل مدت سے یورپی اقوام کے زیرِ نگین چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے اہلِ افریقہ کو ہر قسم کی ترقی و خوشحالی سے محروم کر دیا ہے اور اُن سے عزت و آبرو سے زندگی گزارنے کا حق چھین لیا ہے۔ ان مظلوم و بے کس اقوام کے لئے ترقیاتی پروگرام کا اہتمام تو در کنار سفید فام انگریز اور عیسائی اقوام نے قومِ بلال کو ذہنی و جسمانی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا اور نفرت و حقارت کا وہ مکروہ سلوک اُن سے کیا کہ سرزمینِ بلال ؓ کے حقیقی وارث محکومی اور مظلومی کے عالم میں اچھوتوں سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ معاملہ صرف نفرت و حقارت تک ہی رہتا تو شاید قابلِ برداشت ہوتا۔ ان درندہ صفت سامراجی اقوام نے قومِ بلال ؓ پر انسانیت سوز مظالم توڑنے شروع کئے اور ان معصوم اور سعید الفطرت روحوں کو فریاد کرنے کا حق تک نہ دیا۔

قومِ بلال ؓ کی اس کس مپرسی اور بے بسی کی حالت کو دیکھ کر خداوند غیور کی غیرت جوش میں آئی اور اُس نے چاہا کہ قومِ بلال ؓ کو ان ظالموں کے جابرانہ تسلط سے آزاد کرایا جائے اور اسلام کے ابرِ رحمت کو ان پر برسایا جائے۔

چنانچہ آسمان کا یہ فیصلہ زمین پر نافذ ہوتا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے خلیفہ راشد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس افریقہ تشریف لیجا کر قومِ بلال ؓ کو امید و رحمت، ہمدردی و غمگساری، محبت و مساوات، عزت و رفعت اور انکے شاندار مستقبل کے متعلق بشارات دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ کی روحیں بہت پیاری روحیں ہیں آپ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں۔ یاد رکھیں سب انسان اللہ کی نظر میں برابر ہیں۔ انشاء اللہ اب آپ انسان کی نظر میں بھی برابر ہو کر رہیں گے۔ ایک عظیم دن طلوع ہو چکا ہے اور وہ آپ کی عزت و تکریم کا دن ہے۔ اب آپکے خلاف امتیازی سلوک برقرار نہیں رکھا جا سکتا ۔۔۔۔ آپ کامیاب ہونگے اور دنیا کی لیڈری آپ کے ہاتھ میں ہوگی ۔۔۔۔ آپ سے ناجائز فائدہ اُٹھانے والے اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے اور آپ کو عزت کے ساتھ برابری کا، برابر کی ترقی کا حق ضرور ملیگا ۔۔۔۔ میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں ۔۔۔۔ میرا پیغام امید کا پیغام ہے اُٹھو اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کر دو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دنیا کے بہترین سائنسدان اور عالم بلکہ دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے"

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۷۰ء صفحہ ۴)

احمدی ڈاکٹرز

نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے جلسہ سالانہ پر "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے متعلق تفصیلات سن لی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے معجزانہ رنگ میں اس سکیم کو جلد از جلد پروان چڑھا رہے ہیں اور آپ کے لئے حضرت بلالؓ کی سرزمین کے لوگوں کی خدمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔

اب مزید نئی تقرریاں ہونے والی ہیں اسلئے آپ اپنی خدمات جلد از جلد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرمائیں اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

والسلام

محمد اسماعیل منیر

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

تربیتی کلاس میں نمائندگی کا چھ سالہ گوشوارہ

سال	مجالس	نمائندگان
سنہ ۱۹۶۶ء	۴۱	۱۱۳
سنہ ۱۹۶۷ء	۳۰	۱۰۱
سنہ ۱۹۶۸ء	۷۰	۱۷۰
سنہ ۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰
سنہ ۱۹۷۰ء	۱۳۹	۲۱۷
سنہ ۱۹۷۱ء	۲۶۳	۴۲۸

م - ع - ج - لاہور

(یہ واقعہ بالکل حقیقی ہے۔ نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔)

اکرم میرا سگا بھانجا تھا۔ وہ میری سب سے بڑی بہن کا دوسرا لڑکا اور مجھ سے عمر میں ۶ یا ۷ سال چھوٹا تھا۔ میری عمر ابھی بارہ سال کے قریب تھی کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا اور پھر چند ماہ بعد ہمشیرہ صاحبہ بھی اچانک بیمار ہو کر فوت ہو گئیں۔ ایک طرف جہاں ہم تین بھائی جو کہ تینوں ہی چھوٹے چھوٹے اور زیر تعلیم تھے یتیم ہو گئے وہیں ہمارے دو بھانجے ماں کی شفقت سے محروم ہو گئے اور ہم بہن کے پیار سے بھی۔ اب ہمارے بہنوئی صاحب چونکہ دوسری شادی کر رہے تھے اسلئے والدہ صاحبہ نے اکرم اور اسلم دونوں کو اپنے ہی گھر بلا لیا تاکہ خود انکی پرورش کر سکیں۔ آہستہ آہستہ ہمارے گھر میں والد صاحب کا چھوڑا ہوا مال بھی ختم ہوتا گیا اور ۴، ۵ سال بعد ہمارے حالات اتنے اچھے نہ رہے جتنے شروع میں تھے۔ اُس وقت بڑے بھائی صاحب اپنا کورس کر رہے تھے اور خاکسار میٹرک پاس کر چکا تھا اسلئے میں نے یہ سوچ کر کہ بڑے بھائی صاحب کے تو ابھی دو سال کورس کے پڑے ہیں اور گھر میں تنگی آ رہی ہے کیوں نہ میں خود ہی نوکری کر لوں۔ یہ ۴۰ء کے قریب کی بات ہے۔ خاکسار نے کافی بھاگ دوڑ کے بعد ایک جگہ ریلوے میں نوکری ڈھونڈ لی۔ اس طرح خاکسار نے کچھ پیسے گھر بھیجنے شروع کر دیئے اور اس کے علاوہ والدہ صاحبہ سے کہا کہ ایک بھانجے کو وہ میرے حوالے کر دیں تاکہ اس کے تمام اخراجات میں خود ہی برداشت کروں۔ میری درخواست پر والدہ صاحبہ نے میرے چھوٹے بھانجے اکرم کو میرے پاس کوئٹہ بھیج دیا۔

میں خوش تھا کہ میری اس نیکی کی وجہ سے میری بہن کی رُوح بھی اطمینان اور فرحت محسوس کریگی نیز یہ یتیم بچہ بھی بڑا ہو کر دعائیں دیگا۔ کیونکہ اُن کے والد صاحب (ہمارے بہنوئی) نے دوسری شادی رچانے کے بعد مُڑ کر بھی اپنے بچّوں کی جانب نہ دیکھا تھا۔

اسی ملازمت کے دوران ۴۲ء میں میں نے احمدیت قبول کر لی۔ میرا احمدیت قبول کرنا تھا کہ سارے کا سارا خاندان میرا مخالف ہو گیا۔ حالانکہ میرے قبولِ احمدیت کے بڑے ذریعہ میرے چھوٹے بہنوئی صاحب تھے جو کہ اس سے پہلے ہی احمدی تھے۔ اب گھر میں صرف وہی میرے ساتھی تھے اور باقی سب مخالف۔

وقت گزرتا رہا اور کشتیٔ حیات ڈولتی ڈگمگاتی طوفانی لہروں کا مقابلہ کرتی آگے بڑھتی رہی۔ اکرم چونکہ میرے قبولِ احمدیت کے وقت نابالغ تھا اس لئے میں نے اُسے اِس کے متعلق کچھ نہ کہا اور اُسی طرح اسکی تعلیم جاری رہی۔ اسی دوران ۴۶ء میں میری شادی ہو گئی اور

۱۹۴۷ء میں پاکستان معرضِ وجود میں آگیا خاکسار پاکستان بننے پر پھر تبدیل ہوکر کوئٹہ آگیا۔ میرا سب کچھ آتے ہوئے لُٹ چکا تھا لیکن پھر بھی میں نے اکرم کو میٹرک کروایا اور پھر اُسے بھی ایک اچھی نوکری ڈھونڈ کردی۔ پھر ۱۹۵۰ء میں میں نے اس کی شادی کرائی اور سب کچھ اپنے پاس سے خرچ کیا۔

جب اکرم شادی کے بعد اپنے گھر گیا تو میں نے اُسے ایک خط لکھا اور کہا کہ اب جب کہ میں اپنا فرض پورا کرچکا ہوں میں تم سے ایک استدعا کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ تم اب احمدیت کا صرف مطالعہ کرکے دیکھو اگر تمہیں اس میں حق نظر آئے تو قبول کرنا ورنہ جیسی تمہاری مرضی۔

لیکن اُسی اکرم نے جسے میں نے پال پوس کر اس مقام پر پہنچایا اُس نے خط کا جو جواب دیا اُسے پڑھ کر میں سکتے میں آگیا۔ اُس نے لکھا:۔

"ماموں صاحب! میں آپ کے پاس آنے کی تیاری کررہا تھا کہ آپ کا یہ خط ملا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ مجھے (نعوذ باللہ) ایسی بے ہودہ بات کے لئے کہیں گے۔ آپ کا یہ مضحکہ خیز مذہب قبول کرنا تو کجا میں یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا کہ اپنا قیمتی وقت اس بے معنی مذہب کی بے ہودہ کتابیں پڑھ کر ضائع کروں۔ خدا نہ کرے کہ میں بھی آپ کی طرح دیوانہ ہوجاؤں۔"

مجھے اس کا خط پڑھ کر بہت غصہ آیا لیکن پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے خدا اس بچے کو اتنی عقل دے کہ وہ سمجھ سکے کہ مجنون اس مذہب کو قبول کرنے والے نہیں بلکہ دیوانے تو وہ ہیں جن تک اس مذہب کا نام پہنچا اور وہ پہچان نہ سکے۔

ابھی اس بات کو ایک ہفتہ ہی ہوا تھا کہ ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آگیا۔ ہوا یوں کہ اکرم گاڑی میں سوار راولپنڈی سے پشاور جا رہا تھا کہ راستے میں کچھ لوگوں نے گاڑی کے مسافروں کو لوٹ لیا۔ نہ جانے کیا ہوا کہ اکرم بھی مشکوک آدمیوں کی لسٹ میں آگیا اور شناخت پریڈ میں ایک اور آدمی نے اس کی شناخت بھی کردی۔ اب تو اکرم کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے اور اُسے اپنا انجام صاف نظر آنے لگا۔ اُس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس معاملے میں اس کی مدد کروں لیکن میں نے اُسی رنجش کی وجہ سے انکار کردیا۔ مگر بعد میں چھوٹے بہنوئی صاحب اور بھائی صاحب کے کہنے پر میں نے بھی اُسے بچانے کیلئے مدد کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ سب کی مشترکہ کوششوں سے وہ چھوٹ تو گیا لیکن اس کی وجہ وہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ تھا جو کہ سرکاری ڈاکٹر سے جاری کروایا گیا تھا جس میں تحریر تھا:۔

"مجرم چونکہ پاگل ہے اور اس کا ذہنی توازن درست نہیں اور اس نے جو حرکت کی ہے خرابیٔ دماغ کی وجہ سے کی ہے۔"

گویا خدا تعالیٰ نے اُسے ایک ہفتے کی مہلت بھی نہ دی

(بقیہ صفحہ [illegible])

تاریخ ۱۸/احسان تا ۲۵/احسان ۱۳۵۰ھش
۱۸/جون تا ۲۵/جون ۱۹۷۱ء

۱۔ تعلیم القرآن :-

ا۔ جماعتی نظام کے تحت جہاں پہلے تعلیم القرآن کلاسز جاری ہیں ان میں جملہ خدام کو شامل کیا جائے۔

ب۔ جہاں پہلے کلاسز جاری نہیں وہاں تعلیم القرآن کمیٹی کے ذریعہ کلاسز جاری کی جائیں۔

نوٹ :- تعلیم القرآن کمیٹی کے ممبران حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درج ذیل ہیں :-

۱۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ ۔ ۲۔ صدر موصیان ۔ ۳۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد ۔
۴۔ زعیم انصار اللہ ۔ ۵۔ قائد خدام الاحمدیہ

ج۔ اس ہفتہ کے دوران ایسا معین منصوبہ بنایا جائے جس کے ذریعے جلد از جلد تمام خدام ناظرہ قرآن کریم جاننے والے ہو جائیں۔

د۔ ناظرہ قرآن کریم جاننے والوں کے لئے ترجمہ سکھانے کا بندوبست کیا جائے۔

ر۔ خدام کو سترہ آیات با ترجمہ یاد کرائی جائیں۔

۲۔ تعلیمی کلاس :-

اس ہفتہ میں تعلیمی کلاس جاری کی جائے۔ اس کلاس میں (ا) تمام خدام کو نماز با ترجمہ سکھائی جائے۔ (ب) ہر خادم کو کم از کم ایک ایک حدیث مع ترجمہ یاد کرائی جائے۔ (ج) حدیث کی کسی کتاب مثلاً نبراس المومنین، چالیس جواہر پارے، احادیث الاخلاق یا حدیقۃ الصالحین کا درس جاری کیا جائے۔

۳۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل ارشاد کی روشنی میں خدام پر مطالعہ کتب کی اہمیت واضح کی جائے۔ فرمایا :-

"وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد سوم)

ب۔ خدام سے عہد لیا جائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدہ کرتے رہیں گے۔

ج۔ اس ہفتہ کے دوران ہر خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ایسی کتاب جو انہوں نے پہلے نہیں پڑھی کے بیس ۲۰ صفحات کا مطالعہ کریں۔

د۔ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ ہر مجلس میں "مشعلِ راہ" کی کاپی موجود ہے اور اس کا درس جاری ہے۔

۴۔ مرکزی سالانہ امتحانات :۔

ا۔ ہر خادم کو آگاہ کیا جائے کہ امسال مرکزی امتحانات ۲۴ ر اگست ۱۹۷۱ء کو ہوں گے۔

ب۔ امتحانات میں حصہ لینے والوں کی فہرستیں ۱۵ ر جولائی تک بھجوا دی جائیں تاکہ ان کے مطابق پرچے ارسال کئے جائیں۔ ایسی فہرست کی نقل اپنے پاس بھی رکھیں۔

ج۔ جو خدام اس سے قبل کسی مرکزی امتحان میں شریک نہیں ہوئے ان کو امسال "مبتدی" کے امتحان میں ضرور شامل کیا جائے۔ اور اس امر کی نگرانی کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ ہو جس نے کوئی امتحان نہ دیا ہو۔

د۔ حل شدہ پرچہ جات امتحانات لینے کے معاً بعد حوالۂ ڈاک کر دیئے جائیں۔

ہ۔ ہر خادم کو اپنے امتحانات کے نصاب کا علم ہونا چاہیئے (نصاب کی تفصیل صفحہ ۲۵ پر دیکھیں)

نوٹ :۔ یہ جائزہ لیا جائے کہ خدام کو نصاب سے متعلقہ کتب دستیاب ہوں۔ اگر کوئی دقت ہو تو اُسے دُور کیا جائے۔ نصاب کی کتب بصورت سیٹ یا الگ الگ "حمید بک ایجنسیز ربوہ" سے خریدی جاسکتی ہیں۔

۵۔ اجلاس عام :۔

اس ہفتہ کے دوران ایک اجلاس عام منعقد کیا جائے۔ جس میں درج ذیل عناوین پر تقاریر کروائی جائیں :۔

ا۔ تعلیم القرآن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات اور ہماری ذمہ داریاں۔

ب۔ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

ج۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے امتحانات کی اہمیت اور ان میں شمولیت کی تحریک۔

۶۔ رپورٹ :۔

ہفتہ کے اختتام پر مرکز کو منسلکہ فارم پر رپورٹ بھجوائی جائے۔

نوٹ :۔ (۱) ہفتہ تعلیم کے سلسلہ میں بہترین کام کرنے والی مجالس کو سندات خصوصی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دی جائیں گی (انشاء اللہ العزیز)

(۲) علم انعامی کے فیصلہ کے وقت شعبہ تعلیم کی طرف سے اس ہفتہ کی کارگزاری کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

(۳) قائدین اضلاع و مقامی سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام

خاکسار

محمد شفیق قیصر

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"مجنون کون"

(بقیہ صلا)

اور وہ جو میرے عقائد کی وجہ سے مجھے مجنون کہتا تھا سرکاری کاغذوں میں دیوانہ، مجنون اور سر پھرا لکھا گیا۔

میں نے سوچا کہ اس واقعہ کے بعد اکرم سمجھ جائے گا۔ چنانچہ میں نے دوبارہ سمجھایا اور اسے خدا تعالیٰ کی بے آواز لاٹھی سے کافی ڈرایا لیکن کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے پہلے والا ہی جواب دیا۔

اس کے بعد میں نے اس سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا اور اس نے بھی مجھ سے خطاب کرنا گوارا نہ کیا۔

لیکن آج جب میں نے اس کے بڑے بھائی کا خط پڑھا تو مجھے تمام واقعات دوبارہ یاد آ گئے۔ اس نے لکھا :۔

"ماموں صاحب! آپ جیسے بیگانہ صفت ماموں کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ برادر عزیز مکرم محمد اکرم صاحب کل شام ساڑھے سات بجے ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ وجہ موت اُن کے دماغی عوارض تھے۔

آپ کا تو خون سفید ہو چکا ہے اس لئے آپ نے اس کی خبر بھی نہ لی۔"

یہ خط پڑھ کر میں گہری سوچ میں ڈوب گیا کہ میرے بھانجے کی موت میرے لئے احمدیت کی صداقت ایک عظیم نشان بنی ہے ؟

دارالمطالعہ کا قیام

صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بنفس نفیس ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ورود مسعود اور دارالمطالعہ کا افتتاح

۲۴ ہجرت (مئی) کو مجلس ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ کے خدام کے عطیہ جات سے دارالمطالعہ کا قیام عمل میں آیا۔ خدام نے اسکے قیام میں خوب تعاون کرتے ہوئے بخوشی کتب اور رسائل مہیا کئے۔ چنانچہ ۱۳۰ کتب۔ ۵۰ رسائل اور ڈیڑھ سو سے زائد لٹریچر پر مشتمل اس لائبریری کے افتتاح کے لئے مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ تشریف لائے۔ پونے آٹھ بجے شب آپ دارالمطالعہ میں تشریف لے گئے اور کتب رسائل کی فہرست اور چند رسائل کا سرسری نظر سے مطالعہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے لائبریری کے رجسٹر پر مندرجہ ذیل ریمارکس رقم فرمائے :-

"لائبریری کا فائدہ تبھی ہے کہ کتب گردش میں رہیں۔ خدا تعالیٰ اس لائبریری سے جامعہ احمدیہ کے طلباء کو بہت کثرت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین"

نماز عشاء کے بعد مختصر سا اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد زعیم حلقہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے صدر محترم کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان خدام کا بھی جن کے تعاون سے لائبریری کا قیام عمل میں آیا نیز محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ اور مکرم سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل جامعہ کے تعاون اور خصوصی توجہ کا ذکر کرتے ہوئے زعیم صاحب حلقہ نے ان ہر دو بزرگان کا شکریہ ادا کیا۔ پھر مختصر رپورٹ دربارہ "دارالمطالعہ" پڑھ کر سنائی اور چند دوسرے امور کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب محترم نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ وقت بڑی دولت ہے اسلئے اسکی حفاظت کریں اور ضائع نہ ہونے دیں۔ پھر آپ نے "مَن عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ" کی تشریح فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ نفس انسانی کے تین حصے ہیں جسم، ذہن اور روح۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم تینوں کی استعدادوں کے بڑھانے میں کوشاں رہیں۔ اپنے جسم کی حفاظت کریں، ذہن کی جلا اور روح کی صفائی کے لئے سعی کریں۔

نیز آپ نے ازراہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مطبوعات مجلس خدام الاحمدیہ کے عطیہ کے علاوہ اپنی طرف سے گرانقدر عطیہ دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نظر میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد واقفین زندگی کا مقام تھا اسلئے آپ اپنے مقام کو پہچانیں اور صحابہ کا نمونہ پیدا کریں۔ بعدہ صدر محترم نے ملفوظات جلد سوم سے حضور علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ ہمارے واعظین اور دوسرے واعظین میں عملی فرق ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی +

(ا - ح - ل)

(الحاج ڈاکٹر رشید احمد صاحب بی۔ ایس سی، ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ ربوہ)

بے شک تمام تعریفوں کے لائق ہمارا رب ہے
جس نے اس کائنات کو پیدا کیا، ہماری ضروریات کی
سب اشیاء مہیا کیں اور ہمیں بے شمار خصوصیات
کا حامل جسم عطا کیا۔ سمجھنے بوجھنے اور عمل کرنے کی صلاحیت
دی۔ اپنے مرسلین کے ذریعہ ہمارے لئے ایک مقصد
متعین کیا کہ ہم اسی کی عبادت کریں اور دوسروں کو
بھی اسی کے آستانہ پر جھکانے کی کوشش کریں۔

ظاہر ہے یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں
ہو سکتا جب تک کہ جسم صحت مند نہ ہو۔ بیمار جسم باوجود
خواہش کے بھی کچھ کام نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ
ہر کام کے کرنے کا لطف صحت کی حالت میں ہی آتا ہے۔

صحت کو نقصان پہنچانے والے عناصر بے شمار
ہیں۔ بقول ایک محقق کے "حیرانی اس بات پر نہیں کہ
انسان مرتا کیوں ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ مرتا کیوں
نہیں"۔ یہ بھی قدرت کا عطیہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

میں صحت کو برباد کرنے والے ایک عنصر یعنی
پیٹ کے کیڑوں کے متعلق اس مضمون میں ذکر کروں گا۔
پاکستان اور ربوہ کی آبادی کا ایک کثیر حصہ ان میں مبتلا
ہے۔ عین ممکن ہے آپ یا آپ کے عزیزوں میں سے
کئی ان کا شکار رہے ہوں۔

یوں تو پیٹ کے کیڑے کئی اقسام کے ہیں
لیکن میں مختصراً چار بلکہ پانچ کیڑوں کا جو بکثرت پائے
جاتے ہیں ذکر کروں گا۔

ان کیڑوں کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ جو آنکھ
سے دکھائی دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو صرف خوردبین
کی مدد سے دیکھے جا سکتے ہیں۔

اوّل الذکر کے نام Hook worms یا کلہاڑی دار کیڑے
Roundworms یا ملہپ
Threadworms یا چمونے یا چنونے
Tapeworms یا کدو کیڑے

آخر الذکر میں پیچش کے کیڑے ENTAMOEBA شامل ہیں۔
پہلی قسم کے کیڑے نر اور مادہ ہوتے ہیں سوائے
کدو کیڑوں کے کہ وہ ایک ہی Segment میں
موجود ہوتے ہیں۔ ایسے کیڑوں کو HERMEPHRODITE
کہتے ہیں۔ مادہ انڈے دیتی ہے۔ انڈے سے لاروا بنتا
ہے اور لاروا نشوونما پاکر بالغ کیڑا بن جاتا ہے۔

اب مضمون کو واضح کرنے کے لئے ہر کیڑے کے
بارے میں اختصار کے ساتھ بیان کروں گا۔

Hookworms ۔ کلہاڑی دار کیڑے
نہایت باریک اور ۸ ۔۔ ۱۰ ملی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ مادہ قدرے

بڑی ہوتی ہے۔ اُن کی رہائش گاہ انتڑیاں ہیں جہاں وہ اپنے کلہاڑی دار مُنہ کے ذریعہ مضبوطی سے چمٹے رہتے ہیں۔

انڈے جو کہ خوردبین کی مدد سے دیکھے جاسکتے ہیں انسانی فضلہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ نمی، گرمی اور سایہ کی موجودگی میں لاروا بنتا ہے جو ان حالات میں تین ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے۔ انسانی جسم میں لاروا جلد کے ذریعہ داخل ہوتا ہے اور بذریعہ دَورانِ خون دل، پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں کا چکر لگاتا ہوا پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے جہاں سے انتڑیوں میں پہنچ جاتا ہے اور بلوغت تک پہنچ کر اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔

علامات۔ لاروا کے جلد میں داخل ہوتے وقت داخل ہونے کی جگہ پر خارش، چھپاکی، بعد میں کھانسی یا دمہ کی طرح کی علامات۔

پیٹ درد، کمی خون اور اس سے پیدا ہونے والی علامات۔ عام صحت متاثر ہوتی ہے۔ چہرہ زرد اور بے رونق مٹیالا۔

Roundworms ۔ ۸" سے لیکر ۲ فٹ تک لمبے گول کیچوے کی شکل کے کیڑے ہوتے ہیں۔ اسکی مادہ ایک اندازہ کے مطابق ایک دن میں دو لاکھ چالیس ہزار انڈے دیتی ہے۔ ایک مادہ انسانی جسم میں کئی سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔ اس کے انڈے بھی انسانی فضلہ کے ہمراہ خارج ہوتے ہیں جن میں لاروا بنتا ہے۔ یہ لاروا ناسازگار حالات میں اپنے گرد ایک خول چڑھا لیتا ہے جسے Cyst کہتے ہیں اور اس صورت میں کئی سال زندہ رہ سکتا ہے۔ جب یہ خول جس میں لاروا موجود ہو انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو خول پھٹ جاتا ہے اور لاروا پرورش پانا شروع کرتا ہے۔ یہ بھی بذریعہ دَورانِ خون دل، پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں سے ہوتا ہوا معدے اور پھر انتڑیوں میں پہنچ جاتا ہے جہاں اس کی مستقل رہائش ہوتی ہے۔ ایک جسم میں بیک وقت ہزاروں کیڑے پائے جاسکتے ہیں۔

یہ کیڑے انسانی جسم میں مُنہ کے ذریعہ داخل ہوتے ہیں۔ مکھیاں اور گندی سبزیاں ان کے لانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ مکھیاں غلاظت پر بیٹھتی ہیں وہاں سے وہ خول اپنے پاؤں کے ساتھ لے آتی ہیں اور پھر غذا یا سبزیوں پر بیٹھ جاتی ہیں جو ہمارے استعمال میں آتی ہیں۔

سبزیوں کے گندہ ہونے کا دوسرا ذریعہ وہ گندا پانی جس میں فضلہ کی آمیزش ہو یا انسانی فضلہ کا کھاد کے طور پر استعمال ہیں۔

علامات۔ پیٹ کی معمولی گڑبڑ سے لیکر آنت کی بندش INTESTINAL OBSTRUCTION اپنڈے سائیٹس، نمونیہ، پتہ کی درد تک۔ زیادہ چونکا کر دینے والی علامت کیڑے کا ناک، مُنہ یا آنت سے اخراج ہے۔

THread worms ۔ چھوٹے چھوٹے سفید چاول کے دانے کے برابر کیڑے عموماً چھوٹے بچوں کے پاخانے میں آپ میں سے اکثر نے دیکھے ہوں گے۔ ان کی رہائش آنت کے سب سے نچلے حصہ میں ہوتی ہے۔ مادہ عموماً رات کو مٹرگشت کے لئے نکلتی ہے اور انڈے دینے کا عمل بھی سرانجام دیتی ہے۔ یہ عمل معمول کیلئے نہایت

تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مادہ انڈے دینے کے بعد مر جاتی ہے لیکن مرنے سے پہلے اپنا نام باقی چھوڑ جاتی ہے انڈوں کی شکل میں۔ اندازاً ایک مادہ بارہ ہزار کے قریب انڈے دیتی ہے۔

جیسا کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے انڈے دیتے وقت مادہ کی حرکات سے سخت کھجلی ہوتی ہے۔ کھجاتے وقت انڈے انگلیوں کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں جو اگر بے خیالی میں مُنہ میں چلی جائیں تو ساتھ ہی انڈے بھی چلے جاتے ہیں۔ انڈرویر یا نیپکن کے ساتھ بھی چمٹ جاتے ہیں جو ہوا میں جھٹکنے سے ہوا میں منتشر ہو جاتے ہیں اور بذریعہ سانس جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

علامات۔ مقعد میں سخت کھجلی اور بے چینی۔ چھوٹا بچہ جو بول نہیں سکتا اور نہ بتلا سکتا ہے روتا ہے اور دوسروں کو بھی پریشان کرتا ہے، رات کو سوتے میں پیشاب کرنے کی ایک وجہ چنونے بھی ہیں۔ اعصابی تکالیف۔

Tape worms۔ کئی کئی گز لمبے ہوتے ہیں۔ انسانی جسم سے مقعد کے راستے کبھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور کبھی لمبے فیتے کی شکل کے سفید متحرک حصوں کی شکل میں نکلتے ہیں انہیں ٹکڑوں میں انڈے ہوتے ہیں۔

ان انڈوں کی افزائش کے لئے ایک اور میزبان INTERMEDIATE HOST کی ضرورت ہوتی ہے ہمارے ملک میں گائے بھینس یہ فرض سرانجام دیتے ہیں۔ یہاں لاروا بنتا ہے۔ جب یہ بیمار گوشت کچا یا ادھ پکا کھایا جائے تو لاروا انسانی جسم میں پہنچ جاتا ہے اور

بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

ایک کیڑا اگر علاج نہ کیا جائے تو انسانی جسم میں تا زندگی رہ سکتا ہے۔

علامات۔ پیٹ درد، بھوک کی کمی، کمزوری، اعصابی تکالیف۔ کمی خون۔

پیچش کے کیڑے دو حالتوں میں انسانی فضلہ میں خارج ہوتے ہیں۔ تازہ یعنی AMOEBA کی شکل میں اور Cyst کی شکل میں۔ تازہ صورت میں وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ ہی مرض کو پھیلا سکتے ہیں۔

Cyst کی شکل میں دونوں زندہ رہ سکتے ہیں۔ اگر یہ Cyst جسم انسانی میں داخل ہو جائیں (مکھیاں اور گندی سبزیاں یہ کام سرانجام دیتی ہیں) تو کیڑے نکل آتے ہیں جو بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔

علامات۔ خونی پیچش جو شدید حالت میں انسان کو کسی کام کے کرنے کے قابل نہیں رہنے دیتی مکمل علاج نہ کرنے کی صورت میں مزمن یعنی پرانی ہو جاتی ہے۔ جگر کا پھوڑا AMOEBIC LIVER ABSCESS تکلیف دہ مرض ہے۔

روک تھام۔ یہ کیڑے غلاظت میں پلتے اور ہماری غفلت سے ہمیں ہی شکار کرتے ہیں۔ اسلئے ان کی روک تھام نہایت ضروری ہے۔ ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اجتماعی اور (۲) ذاتی تدابیر

اجتماعی۔ ۱۔ بچوں کو ہر جگہ پاخانہ نہ کرنے دیا جائے

بلکہ انہیں لیٹرین استعمال کرنے کا عادی بنایا جائے۔

۲۔ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

۳۔ کوڑا کرکٹ ہر جگہ نہ بکھیرا جائے بلکہ موزوں جگہوں پر DUSTBINS رکھے جائیں جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جائے۔

۴۔ سبزیوں، ترکاریوں اور کھانے والی اشیاء کو مکھیوں سے بچایا جائے۔ دوکانوں کو FLY PROOF کیا جائے۔

۵۔ انسانی فضلہ کو بطور کھاد استعمال نہ کیا جائے۔ اگر یہ امر ناگزیر ہو تو پھر اچھی طرح سڑا لیا جائے۔

۶۔ اپنے جانوروں کو صاف ستھرا چارہ دیا جائے۔

ذاتی۔ ۱۔ ناخن چھوٹے رکھیں۔

۲۔ رفع حاجت کے بعد ہاتھ صابن سے دھوئیں۔

۳۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ صابن سے دھوئیں۔

۴۔ سبزیاں اور پھل دھو کر استعمال کریں۔

۵۔ بڑا گوشت اچھی طرح پکا کر کھائیں۔ تکے مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔

۶۔ گندی جگہوں پر ننگے پاؤں نہ چلیں۔

اگر پیچش کی شکایت ہو جائے تو اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ اگر ان احتیاطی تدابیر پر عمل کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے دشمن عنصر پر غالب نہ آئیں اور اپنے فرض کو بہتر صورت میں سرانجام نہ دے سکیں +

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کمرونڈی کے زیر اہتمام رات نو بجے زیر صدارت مکرم مرزا احسن محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "دنیا کا محسن" کے موضوع پر چالیس منٹ تک بڑے عمدہ پیرایہ میں حاضرین سے خطاب فرمایا اس کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات سے چند اقتباس پیش فرمائے۔ نظم کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے تشریف لائے۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

قرارداد تعزیت

مورخہ ۱۲ اپریل کو ہمارے محترم قائد جناب اتا محمد دوست خان صاحب کی جواں سال ہمشیرہ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم تمام ممبران مجلس اس ناقابل تلافی نقصان پر اپنے قائد صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو عموماً اور ضعیف العمر والدہ کو خصوصاً صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں جملہ ممبران

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر

سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی نوجوانوں کے دینی علوم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مرکزی امتحانات کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ امتحانات چھ درجات میں منقسم ہیں امسال یہ امتحانات انشاء اللہ العزیز ۱۴ اگست کو منعقد ہوں گے۔ جملہ قائدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے خدام کو بار بار اس طرف توجہ دلائیں اور اس امر کی نگرانی کریں کہ خدام ان تمام امتحانات کی باقاعدہ تیاری کریں نیز مرکز کو مطلع فرمائیں کہ آپ کی مجلس کے کس قدر خدام کن کن امتحانات میں شامل ہوں گے۔ جن خدام نے ابھی تک مبتدی کا امتحان پاس نہیں کیا اس سال ایسے تمام خدام کو مبتدی کے امتحان میں شامل کیا جائے اور اس امر کی پوری کوشش کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جس نے مبتدی کا امتحان نہ دیا ہو۔

اس سال بھی یہ سہولت ہو گی کہ ایک خادم ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ امتحانات میں شریک ہو سکتا ہے لیکن کسی امتحان میں کامیاب اُسی وقت سمجھا جائے گا جبکہ وہ اس سے پہلے کے جملہ امتحانات میں کامیاب ہو۔ نصاب امتحانات درج ذیل ہے:۔

۱۔ مبتدی

قرآن کریم:۔ یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ - پہلا پارہ مع ترجمہ۔

زبانی یاد کرنے کا حصہ:۔ نماز با ترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ۔

حدیث:۔ چالیس جواہر پارے۔

کتب سلسلہ:۔ ہمارا رسولؐ۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ احمدیت کا پیغام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

فقہ:۔ فقہ کے ابتدائی مسائل۔

کتب سلسلہ:۔ فتح اسلام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ تعلیمی پاکٹ بک حصہ اوّل (شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد) کتابچہ دینی معلومات (شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)۔

۲۔ متقدم

قرآن مجید با ترجمہ:۔ سورۃ آلِ عمران کے آخر تک۔

حفظ:۔ سورۃ لہب، سورۃ نصر اور سورۃ کافرون مع ترجمہ۔

حدیث:۔ نبراس المؤمنین۔

۳۔ مقتصد

قرآن کریم با ترجمہ:۔ سورۃ الانفال کے آخر تک۔

حفظ:۔ سورۃ الکوثر، سورۃ الماعون اور سورۃ القریش مع ترجمہ۔

حدیث:۔ احادیث الاخلاق (مصنفہ مولوی غلام باری صاحب سیف)

کتب سلسلہ:۔ برکات الدعا۔ کشتی نوحؑ۔ سیرت خیر الرسلؐ۔ دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۶ تک۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۴۔ سابق

قرآن کریم باترجمہ:۔ سورۃ الانبیاء کے آخر تک۔
نیز سورۃ الفیل، سورۃ العصر، سورۃ القارعہ
باترجمہ زبانی یاد کرنا۔

حدیث:۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۷ ۱۲ تک۔

کتب سلسلہ:۔ چشمۂ مسیحی۔ نشان آسمانی۔ دعوۃ الامیر
صفحہ ۱۲۶ سے آگے۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۵۔ فائق

قرآن کریم باترجمہ:۔ سورۃ الجاثیہ کے آخر تک۔
نیز سورۃ القدر، سورۃ التین اور سورہ الم نشرح
باترجمہ زبانی یاد کرنا۔

حدیث:۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۲۷ سے صفحہ ۲۷۱ تک۔

کتب سلسلہ:۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا
جواب۔ شہادۃ القرآن۔ تین اہم امور۔ خلافت
حقہ اسلامیہ۔ مختصر تاریخ احمدیت (شیخ خورشید احمد
صاحب) کتابچہ دینی معلومات۔

۶۔ فائز

قرآن کریم باترجمہ:۔ مکمل قرآن کریم (سورۃ الناس تک)۔
نیز سورۃ الضحیٰ، سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ
باترجمہ زبانی یاد کرنا۔

حدیث:۔ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۷۱ تا صفحہ ۴۲۴ (اختتام)

کتب سلسلہ:۔ تذکرۃ الشہادتین۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔
اسلام کا اقتصادی نظام۔
کتابچہ دینی معلومات
زبانی انٹرویو۔

خاکسار
محمد شفیق قیصر
مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس کی دوڑ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجتماعی وقارِ عمل

۱۴ر ہجرت کو ساڑھے چھ بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مختلف محلہ جات کے تین صد سے زائد خدام نے ساہیوال روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں مختلف احزاب کی صورت میں وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اس سڑک کی تعمیر کے سلسلہ میں دو عظیم الشان وقارِ عمل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ جو حصہ نامکمل رہ گیا تھا اُسے مکمل کرنے کے علاوہ کچھ حصہ مزید بھی تعمیر کیا گیا۔ خدا کے فضل سے ۳۶۴۰ فٹ لمبی سڑک اب تک تعمیر ہو چکی ہے۔ یہ وقارِ عمل ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ کا شاندار وقارِ عمل

۳۰ر شہادت (اپریل) کو احمدیہ قبرستان کی صفائی کے لئے بارہ خدام نے بڑے جوش اور ولولہ سے وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ چنانچہ صفائی کے علاوہ قبرستان کے گرد کانٹوں کی باڑ بنائی گئی تاکہ جانور اندر داخل نہ ہو سکیں۔ نیز قبرستان کے راستہ میں نالی پر پُل بنانے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ وہیں پر مبلغ ساٹھ روپے کے وعدہ جات ہوئے جن میں سے مبلغ تیس ۳۰/ روپے کی وصولی بھی ہو گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب اور وقارِ عمل

۲۷ر شہادت (اپریل) کو مسجد احمدیہ کی صفائی اور سفیدی کے لئے خدام کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے گروپ نے مسجد کی صفائی کی۔ دوسرے گروپ نے مسجد کے اندرونی حصہ کی سفیدی کی۔ تیسرے گروپ نے مسجد کے بیرونی حصہ کی سفیدی کی اور بعدہٗ فرش دھویا۔ یہ وقارِ عمل تقریباً بارہ گھنٹے جاری رہا۔ جبکہ اس میں چودہ خدام اور دس اطفال نے شرکت کی۔ دوسرے روز مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے مسجد کی الماریوں کو وارنش بھی کیا۔

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا مثالی وقارِ عمل

مرکزی ہدایت کے مطابق ۱۳ر شہادت کو بھوڑو چک ۱۸ میں سڑک کی درستی کے لئے ایک شاندار مثالی وقارِ عمل ہوا جس میں مجلس بھوڑو چک ۱۸، مجلس نوال کوٹ ۹۶، مجلس گنتیاں چک ۱۷، مجلس سٹھیالی خورد ۲۵ اور مجلس دھارو وال چک ۲۳ کے ۸۶ خدام، ۳۸ انصار بزرگان اور ۹۰ اطفال نے شرکت کی۔ وقارِ عمل ٹھیک دو بجکر تیس منٹ پر شروع ہوا۔ کام کی تیزی اور شوق کو دیکھ کر غیر احمدی احباب بھی شریک ہو گئے۔ اس وقارِ عمل میں تین ٹریکٹر بھی کام میں لائے گئے۔ یہ وقارِ عمل تقریباً پونے چار گھنٹے تک جاری رہا جس میں ۵۵ فٹ لمبے اور ۴۴ فٹ چوڑے گڑھے میں تین فٹ مٹی ڈالی گئی۔

کام کے اختتام پر عہد اور دعا کے ساتھ وقارِ عمل اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ میدانِ عمل میں

ہفتہ وصولی چندہ

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے مرکزی طور پر منائے جانے والے "ہفتۂ وصولی" کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی۔ اس سلسلہ میں انفرادی طور پر تمام خدام کے نام خطوط لکھنے کے علاوہ انفرادی طور پر ملاقات کے لئے آٹھ وفود تشکیل دیئے گئے۔ چنانچہ خدام نے مبلغ ۲۴۲/۵۹ روپوں کی وصولی کی۔

ہفتۂ وصیت

یکم تا سات احسان شعبہ تربیت کے تحت "ہفتۂ وصیت" منایا گیا۔ چنانچہ دو حلقہ جات میں "الوصیت" کا درس شروع کیا گیا۔ ۲۶ خدام کو نظام وصیت میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ تین خدام نے شمولیت اختیار کر لی۔

ہفتۂ صفائی

مرکزی طور پر منائے جانے والے ہفتۂ صفائی کو کامیاب بنانے کے لئے پروگرام سائیکلو سٹائل کروا کر جملہ خدام کو پہنچایا گیا۔ چنانچہ ایک اجتماعی وقارِ عمل منایا گیا جس میں ۴۷ خدام کے علاوہ پانچ انصار بزرگان اور چھ اطفال بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ تین حلقہ جات میں بھی وقارِ عمل ہوئے۔ ۲۴ خدام نے انفرادی طور پر "یوم صفائی" منایا اور ماحول کی صفائی کی۔ نیز اس ہفتہ ۵۶ خدام نے راستہ سے ضرر رساں اشیاء ہٹائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ تیرگوٹی (ضلع گوجرانوالہ) کے زیرِ اہتمام تربیتی کلاس کا انعقاد

یہ تربیتی کلاس ۲۲ / شہادت بعد نماز عشاء سے ۲۴ / شہادت بعد نماز فجر تک جاری رہی۔ اس دوران مختلف اوقات میں پانچ اجلاس ہوئے جن کی ابتداء تلاوتِ قرآن پاک، درس ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے ہوتی رہی۔ بعد ازاں خدام کو نماز با ترجمہ، سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات، نماز جنازہ سکھانے کے علاوہ علماء کی تقاریر کا پروگرام بھی شامل تھا۔ چنانچہ مختلف اوقات میں "خلافت سے وابستگی"، "تقویٰ"، "غیر ممالک کے بارہ میں تبلیغ کے تأثرات"، "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ خدام کی حاضری خوش کن تھی۔

۲۴ / شہادت کو بعد نماز فجر مکرم معتمد صاحب نے دعا کے ساتھ اس کلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

ایوانِ محمود رضؓ

۱۔ کیا آپ تعمیر ہال کے سلسلہ میں ۱۲/۳ کی تحریک میں شامل ہیں؟ اگر شامل ہیں تو کیا آپ نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے؟

۲۔ کیا آپ کو علم ہے کہ تعمیر کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کو روپے کی شدید ضرورت ہے۔ اگر آپ نے اپنا

وعدہ حسب توفیق نہیں لکھوایا تو کیا آج ہی اس
کمی کو پورا فرمائیں گے ؟

۳۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ تعمیر ہال کے لئے ایک ہزار
پاؤنڈ کا وعدہ کرنے والے احباب کے اسماء
اس خاص دعائیہ فہرست میں کندہ کئے جائیں گے
جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کے اسماء گرامی سرِ فہرست
ہوں گے۔

والسلام
مہتمم مال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

نئی اور پرانی موٹر کاروں کی خرید اور فروخت کا مرکز
لطیف موٹرز
۲۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور
جہاں آپ اطمینان اور پوری تسلی کے ساتھ اپنی کار فروخت کر سکتے ہیں
اور
ضرورت کے مطابق نئی یا پرانی کار خرید بھی سکتے ہیں!

ہر قسم کی

انگریزی ادویات

بارعایت خریدنے کے لئے

آپ کی اپنی دکان

میڈیسن ہاؤس کچہری بازار سرگودھا

نیز

ہر قسم کا اسلحہ اور کارتوس وغیرہ

طلب فرمائیے

عُمدہ۔ دیرپا۔ قابلِ اعتماد

بے مثال اور خوبصورت

پُرزہ جات سائیکل

تیار کردہ

مِلّت انڈسٹریز نیلہ گنبد۔ لاہور

مکانات، کوٹھیاں، سفید پلاٹس

باغات۔ زرعی زمینوں

کی

خرید و فروخت کا مرکز

میاں اکبر علی۔ ۱۶ نابھہ روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۲۴۰۶

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اٹھارویں تربیتی کلاس

٢٨ ہجرت ١٣٥٠ہش / مئی ١٩٧١ء تا ١٠ احسان ١٣٥٠ہش / جون ١٩٧١ء

افتتاحی تقریب۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ امسال ملک کے طول و عرض سے مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان کثرت سے اٹھارویں تربیتی کلاس میں شامل ہیں۔ پہلے روز افتتاح کے موقعہ پر ۲۰۰ مجالس کے ۳۲۳ نمائندگان موجود تھے اور آج کل ۲۶۳ مجالس کے ۲۸۴ خدام زیر تربیت ہیں۔ ۲۸ ہجرت کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوان محمود" میں اس کلاس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ اس تقریب میں مرکزی منتظمین، بزرگان سلسلہ اور مبلغین کرام نے شرکت فرمائی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم بشیر احمد صاحب شمس نے کلاس کے آغاز، ارتقاء، نصاب اور پروگرام پر مشتمل رپورٹ پڑھی۔ انکے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مہمان خصوصی محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق رئیس التبلیغ غانا (مغربی افریقہ) و سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کا تعارف کرایا۔ تعارف کے بعد محترم کلیم صاحب نے کلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد آپ کے الہام يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ کے مطابق دین اسلام کا احیاء اور شریعت محمدیہ کا قیام ہے۔ بیعت کے الفاظ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا" ہمیں یہ فرض یاد دلاتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں کو اپنے آقا کی بعثت کے مقصد کیلئے وقف کرنا چاہیئے۔ آپ نے آیت قرآنی لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کی تشریح میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس زریں ارشاد کو خدام کے سامنے پیش فرمایا:۔

"قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کہکر اور ایک جگہ والسّٰبقٰت سَبْقًا فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے اور دین کے ساتھ ایک گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرنیکی کوشش کرے اور سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے اسلام کو غالب کرنا ہے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۶)

آپ نے خدام کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اسلامی تعلیم پر عمل کے علاوہ ہمارے اندر یہ لیاقت ہونی چاہیئے کہ ہم اسکو بہترین طریقہ سے دوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔ ان مقاصد کیلئے دینی تعلیم کا حاصل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور اسی غرض سے تربیتی کلاسوں کا اجراء کیا گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ تربیتی کلاسوں کا مقصد یہ ہے کہ ان میں شامل ہونے والے خدام اپنی مجالس میں واپس جا کر ان علوم اور نیک باتوں کی اشاعت کریں اور دوسروں کو ان سے مستفیض کریں۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نوجوانوں اور بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے بتایا کہ علم دین کے حصول میں تقدمی اور کوشش دو بنیادی عناصر ہیں ۔

ضلعوار گوشوارہ نمائندگی مجالس

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	تربیتی کلاس میں شامل مجالس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام ضلع	تعداد کل مجالس	تربیتی کلاس میں شامل مجالس	تعداد نمائندگان
۱	پشاور	۱۰	۲	۳	۲۰	ساہیوال	۲۵	۹	۱۳
۲	مردان	۳	۳	۳	۲۱	مظفر گڑھ	۱۲	۴	۴
۳	ہزارہ	۷	۲	۳	۲۲	ڈیرہ غازیخان	۹	۳	۳
۴	ڈیرہ اسماعیل خاں	۱	-	-	۲۳	بہاولپور	۱۵	۱	۳
۵	کوہاٹ	۲	-	-	۲۴	بہاولنگر	۲۵	۴	۴
۶	بنوں	۱	-	-	۲۵	رحیم یارخاں	۱۶	۴	۴
۷	راولپنڈی	۱۳	۳	۱۸	۲۶	خیرپور	۱۱	۱	۱
۸	جہلم	۹	۵	۵	۲۷	سکھر	۵	۱	۱
۹	کیمل پور	۳	۱	۱	۲۸	جیکب آباد	۳	۱	۱
۱۰	گجرات	۲۹	۱۴	۲۴	۲۹	لاڑکانہ	۸	۱	۱
۱۱	سرگودھا	۶۱	۳۹	۵۴	۳۰	نواب شاہ	۱۸	۴	۴
۱۲	میانوالی	۸	۲	۲	۳۱	حیدرآباد	۲۳	۶	۶
۱۳	جھنگ	۲۴	۹	۲۵	۳۲	سانگھڑ	۶	-	-
۱۴	لائل پور	۸۵	۲۷	۵۳	۳۳	دادو	۳	-	-
۱۵	لاہور	۳۴	۱۸	۳۳	۳۴	تھرپارکر	۲۲	۷	۹
۱۶	سیالکوٹ	۷۴	۳۱	۴۸	۳۵	کوئٹہ	۳	۱	۳
۱۷	گوجرانوالہ	۳۴	۱۳	۱۸	۳۶	کراچی	۴	۴	۷
۱۸	شیخوپورہ	۵۲	۳۵	۴۶	۳۷	میرپور آزاد کشمیر	۱۰	۲	۲
۱۹	ملتان	۳۳	۶	۱۷	۳۸	مظفر آباد	۴	-	-
		۴۸۲	۲۱۰	۳۷۲			۴۰۴	۲۶۳	۴۲۸

مجلس مشاورت نمائندگی کا گوشوارہ!

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع پشاور	
۱	پشاور یونیورسٹی	۱
۲	پشاور شہر	۲
۲		۳
	ضلع مردان	
۱	ٹوپی	۱
۲	مردان	۱
۳	نواں کلی	۱
۳		۳
	ضلع ہزارہ	
۱	ایبٹ آباد	۲
۲	ڈاڈر	۱
۲		۳
	ضلع راولپنڈی	
۱	راولپنڈی	۱۰
۲	واہ کینٹ	۴
۳	اسلام آباد	۴
۳		۱۸
	ضلع جہلم	
۱	کالا گوجراں	۱
۲	دوالمیال	۱
۳	محمود آباد	۱
۴	جہلم	۱
۵	چکوال	۱
۵		۵
	ضلع کیمبل پور	
۱	کیمبل پور	۱
۱		۱
	ضلع گجرات	
۱	چک نمبر ۳۰ نورنگ	۲
۲	شادیوال	۲
۳	گجرات	۳
۴	مرالہ	۱
۵	گولیکی	۱
۶	چک سکندر	۱
۷	لنگرالی	۱
۸	فتح پور	۴
۹	منڈی بہاؤالدین	۲
۱۰	کنگ چنن	۱
۱۱	چوکنانوالی	۲
۱۲	سدوکی	۲
۱۳	کھاریاں	۱
۱۴	ننگے	۱
۱۴		۲۴

ضلع سرگودھا

نمبر	نام	تعداد
۱	ادرحمان	۲
۲	چک نمبر ۳۸ جنوبی	۲
۳	چک نمبر ۲۷ جنوبی	۲
۴	کوٹ مومن	۲
۵	چک نمبر ۹۹ شمالی	۱
۶	تخت ہزارہ	۲
۷	بھلوال	۱
۸	خوشاب	۱
۹	سرگودھا چھاؤنی	۱
۱۰	چک نمبر ۹ شمالی پنیار	۱
۱۱	ہجکہ	۲
۱۲	چک نمبر ۲۳ جنوبی	۲
۱۳	چک نمبر ۱۵۲ شمالی	۲
۱۴	گھانی کلاں	۱
۱۵	چک نمبر ۱۶۸ شمالی منگلا	۱
۱۶	چک نمبر ۱۸ جنوبی	۱
۱۷	چک نمبر ۳۵ شمالی	۲
۱۸	میانی گھوگھیاٹ	۱
۱۹	بھان امیدعلی ورک	۱
۲۰	دھول والا	۱
۲۱	چک نمبر ۴۶ شمالی	۱
۲۲	چک نمبر ۴۰ جنوبی	۱
۲۳	رکھ چراگاہ	۱
۲۴	بصیرہ	۱
۲۵	ساہیوال	۱
۲۶	چک نمبر ۸۸ شمالی	۱
۲۷	ٹھٹھہ ٹوانہ	۱
۲۸	چک نمبر ۱۲۴ جنوبی	۱
۲۹	چک نمبر ۴۳ جنوبی	۲
۳۰	سرگودھا شہر	۲
۳۱	چک نمبر ۱۳ شمالی	۱
۳۲	حویلی مجوکہ	۱
۳۳	چاہ سردار والا	۱
۳۴	جوہر آباد	۱
۳۵	چک نمبر ۳۵ جنوبی	۲
۳۶	چاہ چوگی	۱
۳۷	ٹھٹھہ جوئیہ	۱
۳۸	چک نمبر ۸۸ شمالی	۱
۳۹	چک نمبر ۳۲	۱

ضلع میانوالی

نمبر	نام	تعداد
۱	15/D.B	۱
۲	میانوالی	۱
۲		۲

ضلع جھنگ

نمبر	نام	تعداد
۱	جھنگ صدر	۳
۲	چھنیاں	۱
۳	ربوہ	۲۴
۴	ٹھٹھہ سندرانہ	۱
۵	احمدنگر	۱
۶	جھنگ شہر	۱
۷	چنیوٹ	۲
۸	چاہ کوروانی	۱
۹	رالڈیانہ	۱
۹		۳۵

ضلع لائل پور

نمبر	نام	تعداد
۱	چک نمبر ۸۴ سرشمیر روڈ	۱
۲	چک نمبر ۵۶۳ گ۔ب	۱

نمبر	نام	تعداد
۳	چک ۶۴۶ گ۔ب	۱
۴	چک ۵۸/۳ ٹکڑا	۲
۵	" ۶ شہباز	۲
۶	" ۳۱۲ کنگھووالی	۳
۷	" ۶۰ ر۔ب	۱
۸	" ۸۹ رتن	۱
۹	" ۹۶ گ۔ب	۲
۱۰	لائل پور شہر	۱۲
۱۱	چک ۲۷۵ ر۔ب	۱
۱۲	ماموں کانجن	۱
۱۳	چک ۸۸ ج۔ب	۳
۱۴	گوجرہ	۳
۱۵	چک ۴۲۶	۱
۱۶	" ۵۶۵ گ۔ب	۱
۱۷	" ۲۹۷ ج۔ب	۳
۱۸	" ۱۲۱ گوکھووال	۱
۱۹	" ۶۹ گ۔ب گھسیٹ پور	۳
۲۰	" ۱۹۴ ر۔ب لاٹھیانوالہ	۳
۲۱	جڑانوالہ	۱
۲۲	چک ۲۹۵ گ۔ب	۱
۲۳	" ۵۶۵ گ۔ب	۲
۲۴	" ۶۱ ر۔ب	۱
۲۵	" ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا	۱
۲۶	" ۳۵۴ ج۔ب	۱
۲۷	" ۳۰ چنن پور	۱
۲۷		۵۳

ضلع لاہور

نمبر	نام	تعداد
۱	لاہور شہر	۱۰
۲	شاہدرہ فیکٹری	۱
۳	یعدیکے نویں	۱
۴	کوپڑ	۱
۵	مغل پورہ	۲
۶	سانگرہ	۱
۷	بجوڑہ	۱
۸	باغبانپورہ	۴
۹	پھوکی	۲
۱۰	ہڈیارہ	۱
۱۱	شالامار ٹاؤن	۱
۱۲	کوٹ محمد امیر	۱
۱۳	نانوڈوگر	۱
۱۴	قصور	۱
۱۵	دھوپ سڑی	۱
۱۶	شمس آباد	۱
۱۷	ماڈل ٹاؤن	۱
۱۷		۳۲

ضلع سیالکوٹ

نمبر	نام	تعداد
۱	کھربا	۱
۲	بھروکے کلاں	۲
۳	ڈسکہ	۳
۴	کوٹ آغا	۱
۵	قلعہ صوبہ سنگھ	۱
۶	بوتیاں	۱
۷	ساہووالہ	۱
۸	داتہ زید کا	۱
۹	جھنڈو ساہی	۱
۱۰	بدوملہی	۳
۱۱	رلیوکے	۲
۱۲	دھرگ	۲

نمبر	نام	تعداد
۱۳	سیالکوٹ شہر	۲
۱۴	ڈیریانوالہ	۱
۱۵	کوٹ کرم بخش	۱
۱۶	بجھو بھٹی	۲
۱۷	رائے پور	۳
۱۸	ٹھروہ	۱
۱۹	کلاسس والا	۱
۲۰	مالو کے بھگت	۱
۲۱	موسے والا	۳
۲۲	نشتر آباد	۱
۲۳	سمبڑیال	۲
۲۴	بھوپال والا	۱
۲۵	نارووال	۳
۲۶	گوٹیندکے	۲
۲۷	جونڈہ	۱
۲۸	گھٹیالیاں	۱
۲۹	گھنوکے ججہ	۱
۳۰	صابو بھڈیار	۱
۳۱	نوشہرہ ککے زئیاں	۱
۳۱		۴۸

ضلع گوجرانوالہ

نمبر	نام	تعداد
۱	علی پور چٹھہ	۱
۲	مدرسہ چٹھہ	۱
۳	گوجرانوالہ	۴
۴	تتر گڑھی	۱
۵	فیروز والا	۲
۶	نارنگ والی (رسول نگر)	۱
۷	چک پٹھان	۱
۸	پریم کوٹ	۱
۹	تلونڈی موسے خان	۱
۱۰	گکھڑ	۱
۱۱	دولو والی	۲
۱۲	حافظ آباد	۱
۱۳	چک چٹھہ	۱
۱۳		۱۸

ضلع شیخوپورہ

نمبر	نام	تعداد
۱	جھنگڑ حاکم والا	۱
۲	گھڑیال کلاں	۱
۳	چک نمبر ۱۶ جدید	۱
۴	بیدادپور	۱
۵	چک نمبر ۱۸ بہوڑو	۳
۶	" ۶۴	۱
۷	مریدکے	۱
۸	چک نمبر ۲ گ-ب	۱
۹	کرم پورہ	۱
۱۰	چک نمبر ۱۱۷ چھور	۱
۱۱	شیخوپورہ شہر	۴
۱۲	چک نمبر ۷۹ نواں کوٹ	۲
۱۳	بھوئیوال	۱
۱۴	سیدوالا	۱
۱۵	کرتو	۱
۱۶	آنبہ	۱
۱۷	کیلے	۲
۱۸	کلسیاں	۳
۱۹	چک نمبر ۴۵ مڈر	۲
۲۰	کوٹ رحمت خان	۱
۲۱	چک نمبر ۳/۵۳	۱
۲۲	گچھلی ورک	۱

نمبر	نام	تعداد
۲۳	ڈیرہ داد پوترے	۱
۲۴	چوہڑ کانہ	۱
۲۵	گجر	۲
۲۶	چوڑا سگھر	۱
۲۷	دھاروالی	۱
۲۸	کالیہ	۱
۲۹	سانگلہ ہل	۱
۳۰	بھینی شرقپور	۱
۳۱	چک ۲/۵۳	۱
۳۲	کوٹ دیالداس	۱
۳۳	ننکانہ	۱
۳۴	چک ۷۵/۲۲	۱
۳۵	سٹھیالی خورد	۱
۳۵		۴۶

ضلع ملتان

نمبر	نام	تعداد
۱	ملتان شہر	۱۰
۲	لودھراں	۳
۳	کبیروالا	۱
۴	دنیاپور	۱
۵	خانیوال	۱
۶	چک ۵۴۳ چھٹیانوالہ	۱
۶		۱۷

ضلع ساہیوال

نمبر	نام	تعداد
۱	منڈی ہیرا سنگھ	۱
۲	چک 116/12.L	۲
۳	قبولہ	۱
۴	ساہیوال شہر	۳
۵	چک 30/11.L	۱
۶	چک 106/11.L	۲
۷	اوکاڑہ	۱
۸	چک 137/9.L	۱
۹	چک 39/12.L	۱
۱۰	چک 55/2.L	۱
۱۰		۱۴

مظفر گڑھ

نمبر	نام	تعداد
		۰
۱	علی پور	۱
۲	لیہ	۱
۳	چک 170/T.D.A	۱
۴	چک 368/T.D.A	۱
۴		۴

ضلع ڈیرہ غازیخاں

نمبر	نام	تعداد
۱	ڈیرہ غازیخاں	۱
۲	بستی رنداں	۱
۳	راجن پور	۱

ضلع بہاولپور

نمبر	نام	تعداد
۱	بہاولپور	۳

ضلع بہاولنگر

نمبر	نام	تعداد
۱	چک ۱۴۱ مراد	۱
۲	چک 93/6.R	۱
۳	چک ۱۶۸ مراد	۱
۴	چک 223/9.R	۱

ضلع رحیم یارخاں

نمبر	نام	تعداد
۱	بستی جھول	۱
۲	چک 167/N.P	۱
۳	خانپور	۱
۴	رحیم یارخاں	۱

ضلع خیرپور

نمبر	نام	تعداد
۱	کروندی	۱

نمبر	نام	تعداد
	ضلع سکھر	
۱	روہڑی	۱
	ضلع جیکب آباد	
۱	جیکب آباد	۱
	ضلع لاڑکانہ	
۱	مسن باڈہ	۱
	ضلع نواب شاہ	
۱	قمر آباد	۱
۲	باندھی	۱
۳	رحمن آباد	۱
۴	جمال پور	۱
۴		۴
	ضلع حیدرآباد	
۱	حیدرآباد	۱
۲	سنجر چانگ	۱
۳	ظفر آباد لا بینی	۱
۴	کوٹ احمدیاں	۱
۵	نشتر آباد	۱
۶	ٹنڈو جام	۱
۶		۶
	ضلع تھرپارکر	
۱	کریم نگر	۱
۲	نور نگر	۲
۳	کنری	۱
۴	محمد آباد اسٹیٹ	۲
۵	نوکوٹ	۱
۶	نبی سر روڈ	۱
۷	نصرت آباد	۱
۷		۹

نمبر	نام	تعداد
	ضلع کوئٹہ	
۱	کوئٹہ	۳
	ضلع کراچی	
۱	ڈرگ روڈ	۳
۲	کورنگی ٹاؤن	۱
۳	ملیر	۱
۴	کراچی	۲
۴		۷
	آزاد کشمیر	
۱	آرام باڑی	۱
۲	کوٹلی	۱
۲		۲

اختتامی تقریب

مورخہ ۱۰۔احسان ۱۳۵۰ہش بروز جمعرات حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے تربیتی کلاس میں انعامات اور سندات کامیابی تقسیم فرمائیں۔ آخر میں سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت رونق افروز ہوتے ہوئے خدام کو اپنی رُوح پرور نصائح سے نوازا اور دعا فرمائی۔

اِس اختتامی تقریب کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں دی جائے گی۔

(مدیر)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT KETCHUP
HOT KETCHUP
Made from whole oranges
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

Monthly "KHALID" Rabwah

June, 1971 Digitized By Khilafat Library Rabwah Regd. No. L. 5830

محترم مولوی عطاءاللہ صاحب کلیم افتتاحی خطاب فرما رہے ہیں۔

ناظم اعلی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس ۱۹۷۱ء محترم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ رپورٹ پیش کر رہے ہیں۔